

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عقائد اہل سنت

فہم انہماکات شہادت شہادۃ



۱	۱
۲	۲
۳	۳
۴	۴
۵	۵
۶	۶
۷	۷
۸	۸
۹	۹
۱۰	۱۰
۱۱	۱۱
۱۲	۱۲
۱۳	۱۳
۱۴	۱۴
۱۵	۱۵
۱۶	۱۶
۱۷	۱۷
۱۸	۱۸
۱۹	۱۹
۲۰	۲۰
۲۱	۲۱
۲۲	۲۲
۲۳	۲۳
۲۴	۲۴
۲۵	۲۵
۲۶	۲۶
۲۷	۲۷
۲۸	۲۸
۲۹	۲۹
۳۰	۳۰
۳۱	۳۱
۳۲	۳۲
۳۳	۳۳
۳۴	۳۴
۳۵	۳۵
۳۶	۳۶
۳۷	۳۷
۳۸	۳۸
۳۹	۳۹
۴۰	۴۰
۴۱	۴۱
۴۲	۴۲
۴۳	۴۳
۴۴	۴۴
۴۵	۴۵
۴۶	۴۶
۴۷	۴۷
۴۸	۴۸
۴۹	۴۹
۵۰	۵۰
۵۱	۵۱
۵۲	۵۲
۵۳	۵۳
۵۴	۵۴
۵۵	۵۵
۵۶	۵۶
۵۷	۵۷
۵۸	۵۸
۵۹	۵۹
۶۰	۶۰
۶۱	۶۱
۶۲	۶۲
۶۳	۶۳
۶۴	۶۴
۶۵	۶۵
۶۶	۶۶
۶۷	۶۷
۶۸	۶۸
۶۹	۶۹
۷۰	۷۰
۷۱	۷۱
۷۲	۷۲
۷۳	۷۳
۷۴	۷۴
۷۵	۷۵
۷۶	۷۶
۷۷	۷۷
۷۸	۷۸
۷۹	۷۹
۸۰	۸۰
۸۱	۸۱
۸۲	۸۲
۸۳	۸۳
۸۴	۸۴
۸۵	۸۵
۸۶	۸۶
۸۷	۸۷
۸۸	۸۸
۸۹	۸۹
۹۰	۹۰
۹۱	۹۱
۹۲	۹۲
۹۳	۹۳
۹۴	۹۴
۹۵	۹۵
۹۶	۹۶
۹۷	۹۷
۹۸	۹۸
۹۹	۹۹
۱۰۰	۱۰۰

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله وعلى آلك واصحابك يا حيي القيوم

کی محنت سے دُعا لے لیں یہ جہاں چیز ہے کیا لوں قلم تیرے میں

عقائد اہل سنت

قرآن و حدیث کی روشنی میں

فیضانِ نظر

پاسانِ مسئلہ رضا احسن صاحب مدظلہ العالی

پیشروم مولانا الحاج

محمد صادق

قادر رضوی

صاحب مدظلہ العالی

امیرِ جماعت

رضا احسن صاحب مدظلہ العالی

توحید	نور انبیت مصطفیٰ
میلادِ مصطفیٰ	اختیاراتِ مصطفیٰ
حیاتِ نبوی ﷺ	شفاعتِ مصطفیٰ
یا رسول اللہ ﷺ	بے مثلِ بشر
علمِ غیب	حاضر و ناظر
درود و سلام	نہمازی کے مسائل
بدر نماز بلند آواز سے اکرنا	فاتحہ خلف الامام
رفیقین کی مسامت	تیس رکعت تراویح
ایصالِ ثواب	غیر اللہ سے مدد مانگنا
نمازِ جنازہ	تیار ہوئیں شریف اور ختم کا ثبوت
شرک کیا ہے؟	بدعت کیا ہے؟

عقائد و مسائل شیعہ و سنی

رضا احسن صاحب مدظلہ العالی

چوک دار السلام گورنمنٹ ہاؤس

055-4217986

0333-8159523

HASSANNIAZI2000@YAHOO.COM

ملنے کا

ابوالحسن حاجی محمد حبیب الرحمان

نیازی قادر رضوی



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَنْبِیَآئِنَا وَآلِہٖمُ السَّلَام



کتابت دارالعلوم حقانیہ دہلی و دارالعلوم حقانیہ دہلی

توحید نورانیت مصطفیٰ ﷺ، نبی بشر میلاد مصطفیٰ ﷺ، علم غیب، حاضر و ناظر، اختیارات مصطفیٰ ﷺ، حیات النبی ﷺ، شفاعت مصطفیٰ ﷺ، ندائے یارسول اللہ ﷺ، درود و سلام، نماز کے ضروری مسائل، بعد نماز بانگ آواز سے ذکر کرنا، فاتحہ خلف الامام، رفع یدین کی ممانعت، بیس رکعت تراویح، ایصال ثواب، گیارہویں ختم کا ثبوت، غیر اللہ سے مدد مانگنا، شرک کیا ہے؟ بدعت کیا ہے؟ مقلد و سالک، نبی کریم ﷺ کی کتاب

عقائد اہل سنت قرآن و حدیث کی روشنی میں

یاسر ان مسکین رضا
لیس الا بقرنت ولیم ہرک ابی عبد اللہ و سنان
عائشہ زوجہ
محمد صادق
قادی
عائشہ
ابو داؤد
ابو داؤد

دارالعلوم حقانیہ
ادارہ رضائے مصطفیٰ
چوک دارالسلام کراچی
055 4217986
0333-8759523

دارالعلوم حقانیہ
محمد حبیب الرحمان قادی

30

جملاء حقوق مصنف و ناشر محفوظ ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ

اللہ تعالیٰ کا بے حد و حساب شکر و احسان ہے جس نے ہمیں اپنے پیارے محبوب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی بنایا اور سچا مسلک، مسلک حق الہست و جماعت نصیب فرمایا۔ بے حد و حساب درود ہو ہمارے پیارے آقا حضور نبی اکرم نور مجسم شفیع معظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جن کے صدقے سب کچھ پیدا کیا گیا۔

آج کے اس ہر فتن دور میں بہت سے گمراہ فرقے پیدا ہو گئے ہیں جو مسلمانوں کو گمراہی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ یہ لوگ اپنے غلط عقائد و نظریات سے مسلمانوں کے ایمان خراب کر رہے ہیں۔ یہ لوگ اوپر سے مسلمان اور اندر سے بکے منافق ہیں۔ آج کل عام دنیا دار لوگ جن کو دینی تعلیمات کا زیادہ علم نہیں ہوتا وہ ان کے بے کاغذے میں آکر طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں۔

نمبر ۱: کسی کو بُرا نہیں کہنا چاہیے۔ نمبر ۲: فرقہ واریت مولویوں کے منگڑے ہیں۔

نمبر ۳: حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اخلاق حسنہ سے کفار کو مسلمان بنایا کسی کو بُرا نہیں کہا پھر یہ مولوی کیوں ایک دوسرے کو بُرا کہتے ہیں؟ (وغیرہ)

جو لوگ یہ باتیں کرتے ہیں وہ اپنی کم علمی اور غلط فہمی کی وجہ سے کرتے ہیں۔ بُرے کو بُرا کہنا چاہیے۔ گستاخ رسول کا رد کرنا قرآن پاک سے ثابت ہے۔

اگر ہم کسی گستاخ رسول کو بُرا کہیں تو لوگ ناراض ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں پوری سورۃ ”تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ“ گستاخ رسول کے رد میں نازل فرمائی ہے۔ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں سے اس لئے اخلاق حسنہ سے پیش آتے کہ وہ مسلمان ہو جائیں لیکن آپ نے منافقوں کو (جو آپ کی شان میں گستاخیاں کرتے تھے) نام لے لے کر اپنی مسجد سے باہر نکلوا دیا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں پوری سورۃ منافقون ان کے رد میں نازل

فرمائی۔ یہ وہ منافق تھے جو آپ کے علم غیب اور آپ کے کمالات کا انکار کرتے تھے۔ اسی طرح آج کل بھی کچھ بد عقیدہ لوگ موجود ہیں جو اوپر سے کلمہ پڑھتے ہیں اور اندر سے منافق ہیں اور حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و شوکت، کمالات، اختیارات، علم غیب، حاضر و ناظر (وغیرہ) کے منکر ہیں۔ ہر شخص کو ان کے غلط عقائد کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔ پھر حقیقت واضح ہو جائے گی۔

قرآن و احادیث مبارکہ سے بد مذہبوں کے رد کا ثبوت

قرآن پاک (ترجمہ): اے غیب بتانے والے (نبی) کافروں پر اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان پر سختی فرماؤ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی برا انجام۔

(پ ۲۸، سورۃ التحریم، آیت ۹)

احادیث مبارکہ: جب غم کسی بد مذہب کو دیکھو تو اس کے سامنے ترش روئی سے پیش آؤ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر بد مذہب کو دشمن رکھتا ہے۔ (ابن عساکر جلد ۴، ص ۳۳۷) ☆ اللہ تعالیٰ کسی بد مذہب کا نہ روزہ قبول کرتا ہے نہ نماز نہ زکوٰۃ نہ عمرہ نہ

جہاد اور نہ کوئی فرض نہ نفل بد مذہب دین اسلام سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے گندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔ (ابن ماجہ، ص ۶، کنز العمال ج ۱، ص ۲۲۰)

☆ بد مذہب دوزخ والوں کے گتے ہیں۔ (کنز العمال جلد ۱، ص ۲۲۳)

☆ ان (بد مذہبوں) سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ

کر دیں کہیں وہ تمہیں قنہ میں نہ ڈالیں۔ (مشکوٰۃ ص ۲۸، صحیح مسلم جلد اول ص ۱۰)

☆ بد مذہب اگر بیمار پڑ جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو اگر مر جائیں تو ان کے

جنازہ میں شریک نہ ہو ان سے ملاقات نہ ہو تو انہیں سلام نہ کرو ان کے پاس نہ بیٹھو ان کے

ساتھ پانی نہ پیو ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو ان کی نماز جنازہ

نہ پڑھو اور ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔ (مسلم شریف، کنز العمال جلد ۱۱، ص ۳۲۲)
 ☆ جس نے کسی بد مذہب کی عزت کی اس نے اسلام ڈھانے (یعنی گرانے) پر مدد کی۔ (مشکوٰۃ شریف، کنز العمال، ج ۱، ص ۲۱۹)

اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب نبی اکرم نورِ جسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں یہ تعلیمات ارشاد فرمائی ہیں کہ بد مذہبوں کی صحبت سے بچو آپ نے ان کی بُری صحبت کے نقصانات بھی بیان فرمائے ہیں۔ اب اگر کوئی شخص پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کو ٹھکرا کر بے دینوں، گستاخوں، بد مذہبوں سے دوستی رکھے تو وہ ضرور گمراہی اور ہلاکت کے راستے پر ہے۔

کچھ لوگ یہ آیت کریمہ پڑھ کر دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں

وَاَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا (پارہ ۴، سورہ آل عمران آیت ۱۰۳)

اور اللہ کی رسی مضبوط ٹھام لو سب مل کر اور آپس میں جدا نہ ہو جاؤ۔

کہتے ہیں کہ قرآن پاک میں آیا ہے کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے ٹھام لو اور فرقوں میں نہ پڑو، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فرقے بالکل نہیں ہوں گے۔ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق امت محمدیہ میں ۳۷ فرقے ہوں گے لیکن جنتی صرف ایک ہوگا۔ اس آیت مبارکہ کا مفہوم اور اشارہ یہی ہے کہ ۲۷ گمراہ فرقوں کو چھوڑ دو اور ایک گروہ جو (اہلسنت و جماعت) جنتی ہے اس کے ساتھ ہو جاؤ دوسرے فرقوں میں نہ پڑو۔

جنتی جماعت پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”بے شک بنی

اسرائیل کے بہتر فرقے ہو گئے تھے اور میری امت کے بہتر گروہ ہو جائیں گے جن میں سے بہتر گروہ دوزخی ہو گئے اور ایک گروہ جنتی ہوگا۔“ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ ایک جنتی گروہ کون ہے؟“ فرمایا جو

میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر ہوگا۔ (جامع ترمذی، جلد ۲، ص ۹۳، مشکوٰۃ شریف ص ۳۱، باب الاعتصام بالکتاب والسنة دوسری فصل)

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ اسی حدیث پاک کو بیان کر کے فرماتے ہیں کہ ”اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ وہ جنتی گروہ اہلسنت و جماعت ہی ہے (مرقات شرع مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۳۸) امام الاولیاء سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”جو گروہ نجات پانے والا ہے وہ اہلسنت و جماعت ہے۔ (غنیۃ الطالبین) تنبیہ الغافلین میں حدیث شریف اس طرح منقول ہے (ترجمہ) عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ایک جنتی گروہ کون سا ہے؟ فرمایا ”وہ اہلسنت و جماعت ہے۔“ (الحمد للہ)

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب مخالف دور ہو
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

واضح ہو کہ بریلوی کوئی نیا فرقہ نہیں ہے۔ یہ خالص بچے سنی کی پہچان ہے کیونکہ دیوبندیوں نے اپنے نام کے ساتھ اہلسنت والجماعت لکھ کر دھوکہ دینا شروع کر دیا ہے۔ مذہب حق اہلسنت و جماعت جو کتاب وسنت کے مطابق اور متقدمین علماء کرام سے منقول اور ثابت ہے اسی مذہب مہذب کی امام اہلسنت مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز نے تبلیغ و اشاعت فرمائی اور بد مذہبوں کے گستاخانہ و کفریہ عقائد سے مسلمانوں کو خبردار کیا۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق و نسبت کی وجہ سے اہلسنت کو بریلوی کہا جاتا ہے اور یہ نسبت ہی خالص اہلسنت و جماعت کی نشانی ہے۔

جس نے ہر دل میں دینی شوق کی آگ لگائی..... امام حسن علیہ السلام کی یاد کی

عقائد اہلسنت وجماعت قرآن وحدیث کی روشنی میں

توحید باری تعالیٰ ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف ایک ہے وہ معبود حقیقی ہے اُس کی ذات وصفات میں کوئی بھی شریک نہیں ہے۔

وَالْهَكْمُ لِلَّهِ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝

اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی

رحمت والا مہربان۔ (پارہ ۲، سورہ بقرہ، آیت ۱۶۳)

توحید کا لغوی معنی ہے کسی چیز کے بارے میں حکم لگانا کہ وہ ایک ہے اور علم رکھنا کہ وہ ایک ہی ہے۔ توحید کا معنی اللہ قدوس کی ذات مقدسہ کو معبودیت میں ہر اس چیز سے مقدس ماننا ہے جو وہم و گمان میں آسکتی ہو یعنی تصورات و خیالات میں آنے والی کسی شے، کسی فرد یا کسی ہستی کو بھی لائق عبادت نہ جانے اور صرف اللہ تعالیٰ کو معبود برحق ماننے۔ توحید صرف لا الہ الا اللہ پر ایمان لانے کا نام ہے جو کلمہ اسلام کا ایک مجرور ہے جب تک دوسرے جزو ”محمد رسول اللہ“ پر ایمان نہ لائے تو مسلمان نہیں ہوگا۔ توحید توحید کی رٹ لگانے والوں کا اندرون خانہ یہی منصوبہ ہے کہ رسالت سے ہر طرح بیزاری ہو یا کم از کم اس سے دوری تو ہو جائے یہی وجہ ہے کہ توحید کی آڑ میں رسالت و ولایت کے تعظیمی امور کو شرک بتاتے ہیں۔ صرف اللہ کو ماننا اور رسالت کا تصور درمیان سے ہٹا دینا کفر گمراہی اور ابلیسی توحید ہے۔ حقیقی توحید یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو معبود حقیقی مانا جائے اور اُس کے پیارے محبوب حضور نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُس کا رسول اور نائب اکبر تسلیم کیا جائے۔

عقیدہ ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ

اللہ کے پیارے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ آپ کے بعد کسی دور میں کسی علاقے میں کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ قرآن پاک مَّا كَانَ لِمُحَمَّدٍ ابًا أَحَدٍ قَبْلُ رَجَّالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں آخری۔ (پارہ ۲۲، رکوع ۳۷)

سید المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: ”پہلے نبیوں کا سلسلہ آپ پر ختم ہو گیا اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔“

(تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس ص ۲۶۲)

حدیث مبارک حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”میں خالق کی ہر مخلوق کا رسول مبعوث کرنا شروع کر دیا اور مجھ پر انبیاء کا سلسلہ ختم کیا گیا۔“ (مسلم شریف)

﴿نبی خیب وان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”بے شک عنقریب میری امت میں تیس کے قریب دجال کذاب ہوں گے ہر ایک کا زعم ہوگا کہ وہ نبی ہے۔“

”وَ اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي“ حالانکہ میں (بحکم قرآن) خاتم النبیین ہوں میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں۔ (بخاری، مسلم، ترمذی وغیرہ)

قرآن و حدیث سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری نبی ہونا ثابت ہے۔ آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ جو یہ عقیدہ رکھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی آ سکتا ہے۔ تو وہ قرآن و حدیث کا منکر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اللہ رب العالمین کے بعد نہ کوئی رب العالمین ہے اور نہ اس کی مخلوق میں کوئی دوسرا رحمۃ للعالمین ہے۔

وَلَا تَكُنَ مِنَ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِمَا هُوَ بَيِّنٌ مِّنْهُ سَاءَ مَا يَكْفُرُونَ بِهَا

نور انبیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن وحدیث کی روشنی میں السنۃ و

جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر مخلوق سے پہلے اپنے نور سے اپنے پیارے محبوب حضور نبی اکرم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو پیدا فرمایا اور انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کیلئے آپ کو لباس بشریت پہنا کر تمام نبیوں کے آخر میں آپ کا ظہور فرمایا۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب (پسورہ المائدہ آیت ۱۵)

حدیث نور امام عبدالرزاق صحیح سند کے ساتھ روایت فرماتے ہیں ”مجھے حضرت

مہران سے ابن مسعودؓ اور انہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے یہاں کہا ”ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ”اللہ تعالیٰ نے جب اسے پہلے کون سی شے پیدا کی؟“ تو آپ ﷺ نے فرمایا ”اے جابر! وہ میرے نبی کا نور ہے“ اللہ نے اسے پیدا فرما کر اس میں سے ہر خیر پیدا کی اور اس کے بعد ہر شے پیدا کی۔

آپ کے وجود اطہر کا سایہ نہ تھا امام عبدالرزاق صحیح سند کے ساتھ فرماتے ہیں

”مجھے ابن جریجؓ انہیں امام نافعؓ اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا سایہ مبارک نہ تھا جب آپ سورج کے سامنے کھڑے ہوتے تو آپ کے نور کی روشنی کا شمس پر غلبہ ہوتا، اس طرح کسی چراغ کے سامنے قیام ہوتا تو آپ کے نور کی روشنی کا چراغ پر غلبہ ہوتا۔ (امام عبدالرزاق امام بخاری کے دادا استاد ہیں)

حدیث شریف: اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي

”سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور پیدا فرمایا“

آپ ﷺ حقیقت کے اعتبار سے نور ہیں اور ہماری رہنمائی کیلئے بشری لباس پہن کر اس دنیا میں تشریف لائے۔ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کا انکار نہیں کرتے۔ آپ بے مثل بشر ہیں پوری کائنات میں نہ کوئی آپ کی مثل تھا نہ ہے نہ ہوگا۔

انبیاء کرام کو اپنی مثل بشر کہنا کفار کا طریقہ ہے

حضرت سیدنا نوح علیہ السلام پر ایمان نہ لانے والے کافروں نے کہا:
فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا نَزَّلَكَ إِلَّا بَشَرًا مِثْلَنَا •
تو اس قوم کے سردار جو کافر ہوئے تھے بولے ہم تو تمہیں اپنے ہی جیسا آدمی (اپنی مثل بشر) دیکھتے ہیں۔ (پارہ ۱۲، ع ۳۴، سورہ ہود، آیت ۲۷)

حضرت سیدنا ہود علیہ السلام پر ایمان نہ لانے والے کافروں نے کہا:
مَا هَذَا إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يَا كُلِّ مَمَّا قَا كُنْ مِنْهُ وَيَسْأَلُ مِمَّا تَشْرُونَ •
یہ تو تمہیں جیسا آدمی جو تم کھاتے ہو اس کی مثل سے کھاتا ہے اور جو تم پیتے ہو اسی میں سے پیتا ہے۔ (پارہ ۱۸، ع ۳۴، سورہ المؤمنون، آیت ۳۳)

حضرت سیدنا شعیب علیہ السلام پر ایمان نہ لانے والے کافروں نے کہا:
وَمَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا (پارہ ۱۹، ع ۱۳، سورہ الشعراء، آیت ۱۸۶)
تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی (ہماری مثل بشر)۔

معلوم ہوا کہ انبیاء کرام کو اپنی مثل بشر کہنا کفار کا طریقہ ہے۔ آج کل کچھ بد مذہب لوگوں کا یہی طریقہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی مثل بشر کہتے ہیں۔ (معاذ اللہ) حضور نبی اکرم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی ہم مثل بشر کہنا کفر ہے کیونکہ نبی ﷺ کے سر پر نبوت کا تاج ہے غیر نبی نبی کی مثل نہیں ہو سکتا۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں ہم انسانیت و

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا

مزید فرمایا: اَلْهَابُ يَنْفُخُ فِي رُكُوكِ فُلِكَ اِسْجَنُوبُ كِي نَمُتُوْنَ كَاخُوبُ جَرَّ جَاكِرُوْ

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَاكَ قُلْتَ فَلْيَفْرَحُوا (پس سورہ یونس، آیت ۵۸)

ترجمہ: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جب اللہ کا فضل اور اس کی رحمت مل

جائے تو خوب خوشیاں منانی چاہئیں۔ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہم

گنہگاروں کو مل جانا یہ اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا فضل اور سب سے بڑی رحمت ہے

اسی لئے ہم اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میلاد مناتے

ہیں اور سو سیڑیوں کا اظہار کر رہے ہیں۔

میلاد مصطفیٰ ﷺ کی خوشی منانا آپ کی ولادت باسعادت کی خوشی میں اللہ تعالیٰ نے

آسمانوں میں (زبرجد و یاقوت کے) ستون لگائے۔ ایک زبرجد کا ایک یاقوت کا جس سے تمام آسمان روشن ہو گئے۔ آپ کی ولادت باسعادت کی خوشی میں اللہ تعالیٰ نے نہر کوثر کے کنارے پر مشک و عنبر کے ستر ہزار درخت لگائے۔

(خصائص الکبریٰ ص ۱۱۷-۱۱۸ جلد ۱)

﴿آپ کی ولادت باسعادت کی خوشی میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا اے فرشتو!

آسمانوں اور جنتوں کے تمام دروازے کھول دو اور سورج کو مزید نور کا لباس پہنا دو

﴾ آپ کی ولادت باسعادت کی خوشی میں اللہ تعالیٰ نے (اس سال) سب

گورتوں کو بیٹے عطا فرمائے۔ (سیرت حلبیہ ص ۸۷، جلد ۱، انوار محمدیہ ص ۲۲،

خصائص الکبریٰ ص ۱۱۷، جلد ۱، مواہب اللدنیہ جلد ۱، ص ۱۱۱)

﴿ولادت باسعادت کی خوشی میں جنت کو سجایا گیا۔ ملائران بہشت کو حکم ہوا کہ

میلاد شریف کی خوشی میں جواہرات نکھیریں۔ (مولد العروس، محدث ابن جوزی)

﴾ آپ کی ولادت باسعادت کی خوشی میں جہنڈے لہرائے گئے۔ ایک مشرق

میں دوسرا مشرب میں اور تیسرا کعبۃ اللہ کی چھت پر۔ (بیان المسیلا النبی، محدث ابن جوزی

ص ۵۱، خصائص الکبریٰ، جلد ۱، ص ۲۸، مولد العروس ص ۱۱۷، معارج النبوت جلد دوم ص ۱۶)

﴿آپ کی ولادت باسعادت کی خوشی میں ابولہب نے اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کیا

تو اس کے مرنے کے بعد ہر سوموار کو اس کے عذاب میں کمی کر دی جاتی۔ (زرقانی

ص ۱۳۹، ماہیت بالسنة ص ۶۰، مختصر سیرت رسول ص ۱۳، اکرام محمدی ص ۸۷)

﴿ولادت باسعادت کی رات کو ابوقتیس پر چڑھ کر ابلیس (شیطان) نے چیخ ماری اور

ما تم کرنے لگا۔ (معارج النبوت جلد دوم، منہ المجالس جلد دوم، سیرت الحلبیہ جلد اول، ص ۱۱۰)

مذکورہ دلائل سے ثابت ہوا کہ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خوشی کا اظہار کرنا یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے اور ماتم کرنا افسوس کرنا ناراض ہونا یہ شیطان کا طریقہ ہے۔ میلاد شریف کی خوشیاں منانے والے اللہ و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم) کو راضی کرتے ہیں اور انکار کرنے والے فتوے لگانے والے شیطان کا ساتھ اختیار کرتے ہیں۔ مولوی نواب صدیق حسن بھوپالی نے اپنی کتاب الشمامۃ العنبریہ ص ۱۱ پر لکھا ہے کہ جس کو حضرت محمد ﷺ کے میلاد شریف کا حال سن کر خوشی نہ ہو اور اس نعمت پر خدا کا شکر نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدا نشِ مولا کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے
خاک ہو جائیں عداوتِ ہل کر مگر ہم تو رضا
ہم ہیں جب تک دم ہے ذکر ان کا سنا لے جائیں گے

علم غیبِ مصطفیٰ ﷺ

ہر چیز کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہے عالم الغیب ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے غیب کا علم عطا فرماتا ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنے پیارے حبیب شبِ اسری کے دولہا کو اپنے رسولوں میں سے چن لیا اور علم غیب کے خزانے عطا فرمائے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بفضلہ تعالیٰ عالمِ ماکان و مائکون ہیں۔

ع..... ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

جبکہ مخالفین کا عقیدہ باطلہ ہے کہ (معاذ اللہ) انہیں دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ اہلسنت کی تائید میں قرآن وحدیث کی روشنی میں دلائل ملاحظہ ہوں: قرآن پاک

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُظْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ

(سورۃ آل عمران، پارہ ۴، رکوع ۱۸، آیت ۷۹)

اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ جن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔

عَلَّمَ الْغَيْبَ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے (پہلے سورہ جن، آیت ۲۶، ۲۷)

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ

اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔ (سورہ التکویر آیت ۲۳)

حدیث شریف: امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم میں ایک جگہ قیام فرمایا پھر ہم کو ابتدائے پیدائش سے لے کر جنتوں کے اپنی منزلوں میں پہنچنے اور دوزخیوں کے اپنی منزلوں میں پہنچنے تک کی تمام خبریں دیں۔ جس نے یاد رکھا اُس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔ (بخاری شریف کتاب بدء الخلق ص ۳۵۳، مشکوٰۃ شریف ص ۵۰۶)

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا	جب نہ خدا ہی چھپا تم سے کروڑوں درود
اول و آخر سب کچھ جانے دیکھے بعید و قریب	غیب کی خبریں دینے والا اللہ کا وہ حبیب ﷺ

جن آیات میں علم غیب کی نفی ہے اُس سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ ذاتی طور پر علم غیب نہیں جانتے بلکہ اللہ کی عطا سے جانتے ہیں۔ بد مذہب لوگ صرف انہی آیات (جن میں ذاتی علم غیب کی نفی ہے) کا سہارا لے کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔

علم غیب پر اعتراضات اور ان کے جوابات

اعتراض نمبر ۱: علم غیب خدا کی صفت ہے اس میں کسی کو شریک کرنا شرک ہے۔
جواب: ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ذاتی طور پر علم غیب کا مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ

نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب عطا فرمایا ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کی عطا سے علم غیب جانتے ہیں۔

اعتراض نمبر ۲: اگر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم تھا تو خیبر میں زہر آلود گوشت کیوں کھایا؟

جواب: ایک یہودی نے زہر آلود بھنی ہوئی بکری حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے گوشت میں سے بازو لیا اور کچھ گوشت تناول فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بھی گوشت کھایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھانے سے ہاتھ اٹھا لو اور اس یہود کو بلا کر لاؤ۔ جب یہود آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس بکری کے گوشت میں تو نے زہر ملایا، تو وہ بولی آپ کو کس نے خبر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ جو میرے ہاتھ میں بکری کا بازو (دستی) ہے اس نے مجھے بتایا وہ عورت کہنے لگی ہاں! میں نے کہا اگر آپ سچے نبی ہیں تو یہ گوشت آپ کو نقصان نہیں دے گا۔ آپ نے اس عورت کو معاف فرما دیا اور جن صحابہ کرام نے گوشت کھایا تھا وہ شہید ہو گئے۔ (مشکوٰۃ شریف) غور کریں کہ گوشت جانتا تھا کہ مجھ میں زہر ملا ہوا ہے اور بقول معترض اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب کو اس کی خبر نہیں تھی (معاذ اللہ) حقیقت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم تھا کہ اس میں زہر ملا ہوا ہے اور یہ بھی علم تھا کہ یہ مجھے کوئی کسی قسم کا نقصان نہ دے گا اور گوشت کھانے میں یہ حکمت تھی کہ اس یہود کو پتہ چل جائے کہ میں اللہ کا سچا نبی ہوں اگر آپ گوشت تناول نہ فرماتے تو اس یہود کو کیسے یقین ہونا تھا؟ اور اس میں اللہ تعالیٰ کی رضا شامل تھی کہ آپ یہ

گوشت تناول فرمائیں تاکہ بوقت ظاہری وصال اس کا اثر لوٹ آئے اور آپ کو شہادت کا مرتبہ بھی عطا فرمایا جائے۔

اعتراض نمبر ۳: منافقین دھوکے سے ستر (۷۷) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لے گئے اور

ان کو شہید کر دیا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب تھا تو ستر صحابہ کو کیوں بھیجا؟

جواب: حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب تھا کہ ان کے مقدر میں اللہ تعالیٰ

نے شہادت لکھی ہوئی ہے اور ان کی شہادت کا وقت آ گیا ہے۔ اس لئے آپ نے

ان صحابہ کو بھیجا جنہوں نے شہید ہونا تھا۔ جو معترض اعتراض کرتے ہیں وہ یہ

بتائیں کہ بقول ان کے اللہ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم نہیں تھا تو

اس وقت اللہ تعالیٰ نے وحی کیوں نازل نہیں فرمائی کہ اے پیارے محبوب (ﷺ)

ان ستر صحابہ کو نہ بھیجنا یہ شہید ہو جائیں گے؟

اللہ تعالیٰ کے کئی انبیاء کرام کو ان کی قوم نے ناحق شہید کر دیا۔ اللہ تعالیٰ تو سب کچھ

جانتا ہے پھر اس نے اپنے انبیاء کرام کو ایسی قوموں کی طرف کیوں بھیجا؟ اللہ کے

پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب پر اعتراض کرنے والو جواب دو؟

اعتراض ۴: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو گیا جگہ جگہ تلاش کیا

نہ ملا پھر اونٹ کے نیچے سے ہار برآمد ہوا۔ اگر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم

غیب ہوتا تو آپ پہلے ہی بتا دیتے۔

جواب: بیان نہ کرنا اس بات کی دلیل نہیں کہ علم نہ تھا۔ نہ بتانے میں بہت سی

حکمتیں شامل تھیں۔ جو نبی آسمانوں کے ستاروں کی تعداد جانتا ہے جو نبی اپنے تمام

امنوں کی نیکیوں کی تعداد جانتا ہے وہ نبی اونٹ کے نیچے پڑے ہوئے ہار کو بھی

جانتا ہے لیکن بتایا اس لئے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضایہ تھی کہ سیدہ عائشہ صدیقہ

رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو اور مسلمان ہار کی تلاش میں رک جائیں اور ظہر کا وقت آ جائے پھر مسلمانوں کو طہارت اور وضو کے لئے پانی کی ضرورت پڑے تو پانی میسر نہ ہونے پر امت محمدیہ کی بہتری اور آسانی کیلئے آیت تیمم نازل ہو۔ اگر اس وقت ہار کے بارے میں بتا دیا جاتا تو آیت تیمم نازل نہ ہوتی۔

اعتراض نمبر ۵: غار ثور میں سانپ نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ڈس لیا اگر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب ہوتا تو آپ پہلے بتا دیتے۔
جواب: یہاں بھی نہ بتانے میں بہت سی حکمتیں پوشیدہ تھیں۔

نمبر ۱: سانپ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونا تھا۔
نمبر ۲: سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو جان بخشی کا صلہ ملنا تھا۔

نمبر ۳: سانپ کے ڈسنے کی جگہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سباب دہن لگا کر یہ معجزہ ظاہر فرماتا تھا کہ میرا عاب دہن واضح بلا حاجت روا اور مشکل کشا ہے۔
نمبر ۴: بوقت وصال سانپ کے زہر کے اثر کی وجہ سے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو شہادت کا مرتبہ ملنا تھا۔

اعتراض نمبر ۶: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگی تو آپ نے بغیر وحی کے کچھ نہ فرمایا۔ آپ وحی کے آنے سے پہلے پریشان رہے اگر علم غیب ہوتا تو آپ پریشان کیوں ہوتے؟

جواب: حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم تھا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر غلط تہمت لگائی گئی ہے۔ آپ کا اس بارے میں فوراً ارشاد نہ فرمانے میں یہ حکمت پوشیدہ تھی کہ آپ کو معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں آیات نازل فرمائے گا۔ اس سلسلہ میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

فرمان مبارکہ ہے کہ ”اللہ کی قسم! میں اپنی بیوی کی پاکیزگی بالیقین جانتا ہوں۔“

(بخاری شریف جلد ۲، ص ۵۱۵)

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس تہمت کی وجہ سے پریشان نہیں ہوئے بلکہ چند روز آپ نے انتظار فرمایا اور خاموشی اختیار کی صرف اس لئے کہ میری زوجہ مطہرہ کی پاکی کے متعلق خود خالق کائنات رب العالمین ارشاد فرمائے۔ اگر آیات کے نزول کا انتظار نہ فرمایا جاتا اور پہلے ہی اپنی زوجہ محترمہ کی پاک دامنی کا آپ اظہار فرما دیتے تو منافقین کہتے کہ اپنی اہل خانہ کی حمایت کی ہے اور مسلمانوں کو تہمت کے مسائل اور مقدمات کی تحقیق کے طریقہ کار کا پتہ نہ چلتا۔

اعتراف نمبر ۷۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا بلکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے بتاتے سے آپ کو پتہ چلتا تھا۔ (معاذ اللہ)

جواب: حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام الانبیاء ہیں۔ جہاں خدا کی خدا کی ہے وہاں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بادشاہی ہے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت جبرائیل علیہ السلام کے محتاج نہیں تھے بلکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے امتی اور خادم ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق وحی لے کر آتے تھے۔ نظام قدرت کے تحت یہ سلسلہ جاری رہا۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والو یہ بتاؤ کہ کیا اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی طرف وحی بھیجنے کے لئے حضرت جبرائیل علیہ السلام کا محتاج تھا؟ کیا وہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خود کلام نہیں کر سکتا تھا؟ اسی طرح کیا اللہ تعالیٰ ماں باپ کے وسیلے کے بغیر اولاد عطا نہیں کر سکتا؟ اللہ تعالیٰ ذاتی طور پر ہر چیز کا مالک و مختار ہے لیکن ہر کام اس کے مقرر کردہ قانون قدرت کے مطابق ہوتا ہے۔ بے شمار احادیث مبارکہ ایسی ہیں جن

میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بغیر وحی کے اپنے عطائی علم غیب کا اظہار فرمایا ہے ان میں سے دو حدیث مبارکہ بطور حوالہ پیش خدمت ہیں۔

نمبر ۱: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک چاندنی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک میری گود میں تھا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کسی کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر بھی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”ہاں عمر کی“ (نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں) میں نے عرض کیا کہ (میرے باپ حضرت) ابو بکر کی نیکیوں کا کیا حال ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”عمر کی ساری نیکیاں ابو بکر کی ایک نیکی جیسی ہیں۔“ (مشکوٰۃ شریف ج ۳ ص ۱۱۱ باب مناقب ابو بکر)

آسمان کے ستارے کتنے ہیں یہ بھی غیب کی بات ہے اور جو شخص نیکیاں کرتا ہے اس کی نیکیاں کتنی ہیں یہ بھی غیب کی بات ہے اگر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ عقیدہ ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علم غیب نہیں جانتے تو کبھی ایسا سوال نہ کرتیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوال کرتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوراً بغیر وحی کے اپنے عطائی علم غیب سے جواب ارشاد فرمایا۔

نمبر ۲: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دو قبروں پر گزر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کے سبب نہیں (بلکہ) ان میں ایک پیشاب (کی چھینٹوں) سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا شخص چغل خور تھا۔“ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک تازہ (سبز) شاخ منگوا کر اس کو درمیان سے چیر کر دونوں قبروں پر لگا دیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ

نے ایسا کیوں کیا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”یہ شاخیں جب تک خشک نہ ہوں گی ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔“

(صحیح بخاری، صحیح مسلم، مشکوٰۃ باب الاداب الخلاء پہلی فصل)

قبر کا معاملہ بالکل غیب اور پوشیدہ ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم دنیا میں کھڑے ہو کر عالم برزخ کی خبر دے رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بھی جانتے ہیں کہ ان کو عذاب کیوں ہو رہا ہے۔ یہ سب کچھ آپ نے بغیر وحی کے اپنے عطائی علم غیب سے ارشاد فرمایا۔

قرآن پاک میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں

وَأَنبِئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَكْنُتُونَ فِي بُيُوتِكُمْ (پارہ ۱ سورہ آل عمران)

اور میں تم کو بتاؤں گا کہ تم کھاتے اور چماتے ہو اپنے گھروں میں کچھ کرتے ہو۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام یہ غیب کی باتیں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے وحی کے ذریعے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ عطائی علم غیب سے بتاتے تھے۔

اسی طرح قرآن پاک میں حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ موجود ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام پر وحی نازل نہیں ہوئی کہ آپ یہ کام کریں بلکہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ عطائی علم غیب سے سب کچھ کیا۔

اعتراض کرنے والے بد عقیدہ کتنے گستاخ ہیں کہ وہ ایک خادم اور اُمتی کو امام الانبیاء حضور نبی اکرم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم پر فضیلت دے رہے ہیں۔

(معاذ اللہ استغفر اللہ)

اعتراض نمبر ۸: جس چیز کے بارے میں پتہ چل جائے وہ غیب نہیں رہتی۔ اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب کو کچھ بتایا تو وہ غیب نہ رہا۔

جواب: اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ میں اپنے رسولوں میں سے جسے چن لوں اُسے غیب کا علم عطا فرماتا ہوں (پارہ ۲۹، آیت ۲۷)

ہر غیب کو ذاتی طور پر جاننے والی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اُس کی عطا سے اُس کے پیارے محبوب امام الانبیاء بھی غیب جانتے ہیں۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے ہیں وہ ہم نہیں جانتے ہمارے لئے وہ غیب ہے۔ بقول منکرین جس چیز کے بارے میں پتہ چل جائے وہ غیب نہیں رہتی تو منکر و بتاؤ اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا پتہ ہے وہ ہر چیز کو ذاتی طور پر جانتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کے پاس بھی علم غیب نہ رہا؟

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے | یہ گمنا میں اُسے منظور بڑھانا حیرا

یاد رکھیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب پر ہمیشہ کفار اور منافقین نے اعتراضات کیے آج تک کسی صحیح العقیدہ امتی نے آپ کے علم غیب کا انکار نہیں کیا۔

مخافت اہل سنت کی روایت پر قرآن پاک کے مزید دلائل

اِنِّیْ اَخْلَقْتُ لَکُمْ مِنَ الظَّالِمِیْنَ کَہَیئَةِ الطَّیْرِ فَاَنْفَخْتُ فِیْہِ فِیْ کَوْنٍ طَیْرًا یَّأْذِنُ اللّٰہُ وَاُبْرِئُ الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ وَاُسْحِ السَّوْمَیْ
یَّأْذِنُ اللّٰہُ وَاُنِیْسُکُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدْخُرُوْنَ لِیْ فِیْ بُیُوتِکُمْ

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیۃً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۹﴾ (پارہ ۲۹، آل عمران آیت ۲۹)

قرآنی آیات سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ اختیار عطا فرمایا کہ آپ بے جان پرند کی صورت کو پھونک ماریں تو اُس میں جان پڑ جائے۔ کوئی بیمار شخص آپ کے پاس حاضر ہوتا تو آپ اُس کی مشکل کشائی فرماتے۔ اُسے شفاء حاصل ہو جاتی۔ آپ غیب کی خبریں بتاتے اور آپ کو مردے زندہ کرنے کا اختیار بھی حاصل تھا۔

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمانوں پر اٹھالیا گیا اور آپ قیامت کے نزدیک دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے اور ہمارے پیارے آقا حضور نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھ کر آپ کے امتی بنیں گے۔

حضور نبی اکرم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختیارات و کمالات، علم غیب اور مشکل کشاء ہونے کا انکار کرنے والے بد مذہب منافق نخور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو کیسی شانیں عطا فرمائی ہیں؟ اگر سیدنا عیسیٰ روح اللہ کی یہ شان ہے تو پھر ہمارے پیارے آقا سیدنا حبیب اللہ امام الانبیاء مالک کل باعث تخلیق کائنات، نور مجسم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا مقام اور رتبہ ہوگا۔ سب رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

مفتی محمد رفیع

ماضی و ناظر
قرآن وحدیث کی روشنی میں الاسنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور نبی اکرم نور مجسم شفیع معظم علی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی عطا سے بحیات حقیقی اپنی قبر انور میں زندہ اور حاضر و ناظر ہیں۔ آپ کی شان رحمۃ للعالمینی، نورانیت و روحانیت اور خدا داد علم و تصرف کی تمام کائنات میں جلوہ گری ہے اور دنیا کا کوئی مقام، کوئی شے آپ سے بعید و غنی (پوشیدہ) نہیں ہے۔ آپ جب چاہیں جہاں چاہیں جتنے مقامات پر چاہیں ایک وقت میں جلوہ افروز ہو سکتے ہیں۔ جیسے سورج ایک ہے اور پوری دنیا میں چمک رہا ہے اسی طرح آفتاب رسالت بھی پوری دنیا میں حاضر و ناظر ہے۔ ہر چیز آپ کے پیش نظر ہے۔ ملاحظہ ہو قرآن پاک میں ہے:

النَّبِيِّ أَوَّلَىٰ بِالْأُوْمِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ (پ ۲۱، سورۃ الاحزاب، آیت ۶)

نبی (ﷺ) مسلمانوں کی جانوں سے زیادہ ان کے قریب ہیں۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنْكَ أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝

وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا (پہلا حزب، آیت ۴۵)

اے غیب کی خبریں بتانے والے بے شک ہم نے تم کو بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دینا اور ڈر سنانا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔

حدیث شریف: میں تمہارا شہید و گواہ ہوں اور حوض کوثر تمہارا وعدہ ہے۔

إِنِّي وَاللَّهِ لَا نُنْظِرُ إِلَيْهِ وَأَنَا فِي مَقَامِي هَذَا

اور بے شک اللہ کی قسم تحقیق میں ابھی اور اسی مقام سے اسے دیکھ رہا ہوں۔

(بخاری شریف، ص ۹، ج ۲، مشکوٰۃ ص ۵۲۷)

☆ محکم حدیث بخاری و مسلم اور مشکوٰۃ وغیرہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کے مطابق ہر ملک اور ہر زمانہ کے مسلمان پر واجب و لازم ہے کہ وہ نماز میں بھینچہ خطاب و حاضر سرکار کے حضور میں اس طرح سلام عرض کرے

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور برکتیں

(بخاری شریف کتاب الصلوٰۃ، باب تشهد فی الاخرہ)

☆ تحقیق اللہ تعالیٰ نے (بھیلی کی طرح) تمام زمین کو میرے لئے سمیٹ دیا اور مجھے زمین کے مشارق و مغارب کی رویت ہوئی۔

(مسلم شریف، کتاب الفتن و اشراط الساعۃ مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۲)

قرآن و حدیث کلمہ طیبہ نماز میں سلام عرض کرنا اذانوں میں آپ کا نام لیا جانا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زندہ و حیات اور حاضر و ناظر ہونے کا ثبوت ہے۔

حاضر و ناظر پر اعتراضات کے جوابات

اعتراض نمبر ۱: اگر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر و ناظر ہیں تو آپ ان کی موجودگی میں مصلے پر کھڑے ہو کر نماز کیوں پڑھاتے ہیں؟

اعتراض نمبر ۲: اگر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر و ناظر ہیں تو آپ نے ہجرت کیوں فرمائی؟

اعتراض نمبر ۳: اگر آپ حاضر و ناظر ہیں تو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہم کی باری کیوں مقرر فرمائی؟

اعتراض نمبر ۴: اگر آپ ہر جگہ حاضر و ناظر تھے تو قرآن پاک کی کچھ سورتیں کی اور کچھ مدنی کیوں ہیں؟

اعتراض نمبر ۵: اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں تو معراج کیوں کرائی گئی؟

اعتراض نمبر ۶: ایک آدمی کہتا ہے کہ ”دم بدم پر حضور و حضرت بھی ہیں یہاں موجود“ اور دوسرا کہتا ہے ”جان کنی کے وقت آنا چہرہ انور دکھانا“ ان دونوں میں کون سچا ہے؟
اعتراض نمبر ۷: حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر حاضر و ناظر ہیں تو آپ نظر کیوں نہیں آتے؟

جواب نمبر ۱: حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ظاہری موجودگی میں حکم فرمایا کہ ابو بکر صدیق سے کہو کہ وہ میرے مصلے پر کھڑے ہو کر نماز پڑھائیں۔

(بخاری شریف جلد ۱، ص ۹۸)

جواب نمبر ۲، ۳، ۴: حضور نبی اکرمؐ نور مجسم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو حالتیں ہیں۔ ایک روحانی اور ایک جسمانی۔ ہجرت فرمانا ازواج مطہرات کی باری

مقرر فرمانا اور قرآنی سورتوں کا کئی مدنی ہونا یہ جسمانی طور پر ہے۔ ورنہ روحانی طور پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت رسالت رحمت علم اور فیضان ہر جگہ موجود حاضر و ناظر ہے۔

جواب نمبر ۵: ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نورانیت و روحانیت کے اعتبار سے ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔ آپ ایک وقت میں بے شمار جگہ پر بمعہ جسم بھی حاضر و ناظر ہو سکتے ہیں۔ آپ اپنی نورانیت و روحانیت سے ہر دور و نزدیک شے کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و شوکت کو اور زیادہ بلند فرمانے کیلئے آپ کو جسمانی طور پر معراج کرائی۔ واقعہ معراج یارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عظیم الشان معجزہ ہے۔

جواب نمبر ۶: جو یہ کہتا ہے کہ ”حضرت بھی ہیں یہاں موجود“ اس کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت و روحانیت نبوت رسالت رحمت نور علم اور فیضان ہر جگہ موجود ہے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دم بدم درود شریف پڑھیں دوسرا جو یہ کہتا ہے کہ ”یا رسول اللہ جان کنی کے وقت آنا“ اس کا یہ ایمان ہے کہ آپ کی نورانیت و روحانیت نبوت رسالت موجود ہے لیکن یا رسول اللہ کرم فرمانا کہ جب میرا آخری وقت ہو تو آپ مجھے بمعہ جسم کے دیدار نصیب فرمانا۔

جواب نمبر ۷: ضروری نہیں کہ جو چیز حاضر و ناظر ہو وہ نظر بھی آئے۔ غور کریں کہ ہوا ہر جگہ ہے لیکن نظر نہیں آتی۔ انسانی جسم میں روح ہوتی ہے لیکن نظر نہیں آتی۔ خود ان بدنہ ہوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کیوں نظر نہیں آتا؟ دنیا اور دنیاوی زندگی عالم اسباب ہے اس کیلئے جو احکام جاری کئے گئے ہیں ان کی پیروی لازم ہے۔ انہیں روحانی امور پر منطبق نہیں کیا جاسکتا۔

اللہ تعالیٰ کی تعظیم و تکریم کے لئے

اختیاراتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن وحدیث کی روشنی میں اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا اور اس کے حکم کے بغیر نہ کوئی نفع دے سکتا ہے نہ نقصان، اور اللہ تعالیٰ کی عطاء کے بغیر کوئی کسی چیز کا ذاتی طور پر مالک و مختار نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے شمار شائیں اور اختیارات عطا فرمائے ہیں۔ خالق کائنات کا قرآن پاک میں ارشاد ہے

قَدْ نَزَّلْنَاهُ بِقَوْلٍ مُّجْمَعٍ ۚ فَاذْكُرْكُنَا فِي السَّمَاءِ ۖ فَكُنْ لَنَا قِبْلَةً ۚ تَرْضَاهَا

ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں دیکھ رہے ہیں اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی (مخیر اور جماعت) ہے۔ (سورہ البقرہ، پارہ ۴، آیت ۱۵۷)

وَمَا نَقُصُّوهُ إِلَّا أَنْ آتَيْنَاهُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِنْ فَضْلِهِ

(سورہ البقرہ، پارہ ۴، آیت ۱۳۳)

اور انہیں (کفار و منافقین کو) کیا بُرا لگا یہی نا کہ اللہ و رسول نے انہیں (مسلمانوں کو) اپنے فضل سے غنی کر دیا۔ (پ ۱- رکوع ۱۶، سورہ التوبہ آیت ۷۴)

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو فرمایا یا ایہا الناس فرض علیکم الحج فحجوا۔

اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے پس حج کیا کرو۔ ایک شخص نے عرض کیا

”أَكُلْ عَامٍ يَأْتِيكَ اللَّهُ“ (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہر سال؟)

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے حتیٰ کہ اس آدمی نے تین بار عرض کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ** اگر میں ہاں فرمادیتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا۔ (مشکوٰۃ شریف، کتاب الناسک، پہلی فصل)

إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَخَازِنٌ وَاللَّهُ يُعْطِي (بخاری، کتاب المساقم، مشکوٰۃ، کتاب العلم، پہلی فصل)

میں تقسیم کرنے والا ہوں اور میرے پاس خزانے ہیں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنادیا وہوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ اختیار میں

قرآن و حدیث سے یہ ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مختار کل بنایا ہے۔ جس قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے ہم نماز پڑھتے ہیں یہ قبلہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرضی اور چاہت کی وجہ سے ہی بنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کو چاہیں فرض فرمادیں جس کو چاہیں حلال فرمادیں اور جس کو چاہیں حرام قرار دے دیں۔ جس کو چاہیں فرض فرمادیں اور جس فرض سے چاہیں رخصت عنایت فرمادیں۔

حیات النبی ﷺ قرآن و حدیث کی روشنی میں

الہیئت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور نبی اکرم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر انور میں حیات حقیقی (مع جسم) زندہ ہیں۔ قانون قدرت کے مطابق موت کا حکم آپ پر طاری ہوا اور آپ کو قبر انور میں اتارا گیا قانون قدرت پورا ہونے کے بعد آپ اسی طرح مع جسم زندہ و سلامت ہیں۔

قرآن پاک: **النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ**

نبی (ﷺ) مسلمانوں کی جانوں سے زیادہ ان کے قریب ہیں۔

(پ ۲۱، رکوع ۱۷، سورہ الاحزاب، آیت ۶)

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا ۝ اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (پ ۵، سورہ النساء، آیت ۶۴)

حدیث شریف: حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر جمعہ کے روز درود شریف کی کثرت کیا کرو، کیونکہ اس دن ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور بے شک جب بھی کوئی مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو وہ درود شریف اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کر دیا جاتا ہے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا ”کیا وفات کے بعد بھی؟“ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ہاں وفات کے بعد بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کے جسدوں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ کا نبی زندہ ہوا ہے اسے رزق بھی دیا جاتا ہے۔“ (ابن ماجہ شریف ص ۱۱۹، مشکوٰۃ شریف کتاب الصلوٰۃ باب الجمعہ)

☆ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اللہ کے سارے نبی زندہ ہیں اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں۔“ (مسند ابو یعلیٰ موصلی جلد ۶، ص ۱۳۷، شفاء السقام ص ۱۷۹، شرح المسلم شرح صحیح مسلم جلد ۱، ص ۳۲۹) سیدی اعلیٰ حضرت کیا خوب عقیدہ بیان فرماتے ہیں کہ

انبیاء کو بھی اجل آتی ہے مگر ایسی کہ فقط آتی ہے
پھر اسی آن کے بعد ان کی حیات مثل سابق وہی جسمانی ہے

آج کل اگر کسی کو مسلمان کرنا ہو تو ہم اُسے کلمہ پڑھا کر مسلمان کرتے ہیں۔

کلمہ طیبہ کا ترجمہ ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔“ لفظ ”ہیں“ ہمیشہ زندہ و موجود کیلئے آتا ہے، مردہ کیلئے نہیں آتا۔ پانچ وقت نمازوں میں بھی زندہ و حاضر و ناظر نبی ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا جاتا ہے۔ ”اے نبی (ﷺ) آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں“۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر معاذ اللہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ نہیں ہیں تو کلمہ شریف نماز اذان وغیرہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیوں پکارا جاتا ہے؟

شہید کے بارے میں قرآن پاک میں آتا ہے کہ شہید زندہ ہے اُسے مردہ گمان بھی نہ کرو۔ کیا شہید کو موت نہیں آتی؟ کیا اُس کا جنازہ نہیں پڑھا جاتا؟ کیا اُسے قبر میں دفن نہیں کیا جاتا؟ سب کچھ کرنے کے باوجود قرآن پاک کا حکم ہے کہ اُسے مردہ نہ کہو وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہے اور اُسے روزی دی جاتی ہے۔ لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔ (پارہ ۴ آل عمران، آیت ۱۶۹)

جس نبی ﷺ کا کلمہ پڑھنے والا ایک عام اُمتی شہید ہونے کے بعد زندہ ہے تو اس پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کا عالم کیا ہوگا؟ جہاں خدا کی خدائی ہے وہاں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بادشاہی ہے۔ آپ کی نبوت و رسالت کا دور کبھی ختم نہیں ہوگا۔ قیامت تک کلمہ، اذان، نماز (وغیرہ) میں آپ کے نام کا سکہ جاری رہے گا۔ جو بد بخت بد عقیدہ آپ کی حیات مبارکہ کا انکار کرتا ہے وہ قرآن و احادیث مبارکہ کا منکر ہے۔ وہ کلمہ، اذان، نماز میں آپ کا نام لینا چھوڑ دے یا اپنے غلط عقیدہ سے توبہ کر لے۔

شفاعت مصطفیٰ ﷺ قرآن و حدیث کی روشنی میں اہلسنت و

جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

شفاعت کا اختیار عطا فرمایا ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کی عطا سے گنہگاروں کی شفاعت فرمائیں گے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ۝

اس دن کسی کی شفاعت کام نہ دے گی مگر اس کی جسے رحمن (اللہ تعالیٰ) نے اذن دے دیا ہے اور اس کی بات پسند فرمائی۔ (پارہ ۱۶، سورۃ طہ، آیت ۱۰۹)

☆ لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا ۝

لوگ شفاعت کے مالک نہیں مگر وہی جنہوں نے رحمن کے پاس اقرار کر رکھا ہے۔ (پارہ ۱۶، سورۃ مریم، آیت ۸۷)

وَأَسْتَغْفِرُ لَهُمْ الزُّسُوفَ لَعَلَّكَ تَكُونُ رَاحَةً

اور رسول (ﷺ) ان کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ (عزوجل) کو بہت توفیق قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (پارہ ۵، سورۃ نساء، آیت ۶۳)

احادیث مبارکہ: حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”قیامت کے دن میں حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کا سردار ہوں گا سب سے پہلے میں اپنی قبر انور سے نکالوں گا سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ (مسلم شریف، کتاب الفضائل، مشکوٰۃ شریف، کتاب الفتن)

﴿میری شفاعت میری امت میں ان کیلئے ہے جو کبیرہ گناہ والے ہیں۔﴾

(مشکوٰۃ شریف، باب الفتن، باب الخوض والشفاعة، دوسری فصل، ترمذی، ابن ماجہ)

﴿میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا یہاں تک کہ میرا رب مجھے فرمائے گا

”اے محمد (ﷺ) کیا تو راضی ہوا؟ میں عرض کروں گا ”اے میرے رب میں

راضی ہوا“۔ (درمنثور، روح البیان)

سب سے پہلے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت فرمائیں گے، اُس کے بعد دوسرے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اولیاء کرام قرآن پاک علمائے کرام شہداء و رمضان المبارک حجرا سودا اور مسلمانوں کے نابالغ بچے (وغیرہ) بھی شفاعت کریں گے۔

یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہر صحیح العقیدہ گنہگار امتی کی شفاعت فرما کر اُسے جنت میں داخل فرمائیں گے۔

مجھ سایہ کار کون اُن ساشع ہے کہاں
پھر وہ تجھی کو بھول جائیں دل یہ تیرا گمان ہے

ندائے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قرآن وحدیث کی روشنی میں اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر قید و زمان و مکان ہر وقت ہر جگہ لفظ یا سے پکارنا مند کرنا یا رسول اللہ یا حبیب اللہ کہنا جائز و مستحب ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں ہے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ، يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ، يَا أَيُّهَا الْمُرْسَلُ، يَا أَيُّهَا الْمَدِينُ

لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا (پارہ ۱۸، سورۃ النور، آیت ۶۳)

رسول (ﷺ) کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہراؤ جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔

حدیث شریف: **يُنَادُونَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ** صحیح مسلم ص ۴۱۹ جلد ۲

☆ امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد فرمایا ”دو موتیں نہ آئیں گی، یعنی آپ نے موت کا ذائقہ چکھا وہ ہو گیا اس کے بعد حیات ہے۔ حیات کے بعد پھر موت نہیں آئے گی جیسا کہ خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا **فَنَبِيُّ اللَّهِ حَيٌّ**۔ اللہ کے نبی زندہ

ہیں۔ (ابن ماجہ ص ۱۱۹، جلاء الافہام ابن قیم)

☆ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور پر حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول اپنی امت کیلئے بارش طلب فرمائیں۔ تحقیق وہ ہلاک ہو گئے۔ اس کے بعد حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو خواب میں زیارت عطا فرمائی اور فرمایا کہ عمر کو میرا سلام کہنا اور خوشخبری دو بارش ہوگی۔ مصنف ابن ابی شیبہ (از: امام محدث ابو بکر عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ، استاذ امام مسلم و بخاری) جلد نمبر ۱۲، ص ۳۲ کتاب الفصائل، فتح الباری شرح بخاری جلد ۲، ص ۳۹۵ نیز فرمایا اس کی سند صحیح ہے۔

☆ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وصیت کے مطابق آپ کا جنازہ روضہ مبارک پر لے جا کر رکھ دیا گیا اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی ”السلام علیک یا رسول اللہ“ ابوبکر صدیق ہیں اجازت چاہتے ہیں۔ (آپ کے پاس دفن ہونے کی) پھر اس کے بعد دروازہ مبارک کھل گیا اور آواز آئی

ادخلوا الخیب الی خبیہ

(خصائص الکبریٰ محدث جلال الدین سیوطی، تفسیر کبیر ص ۲۷۸، جلد ۵)

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری وصال کے بعد سیدنا عبد اللہ بن سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا پاؤں سن ہوا تو انہوں نے پکارا یا محمد (ﷺ) حضرت سیدنا خالد بن ولید نے مسیلمہ کذاب سے جنگ کے وقت فرمایا

بشعار المسلمین یا محمد اہ (ﷺ)

فتوح الشام ص ۱۶۰، ج ۱، ابن کثیر نے البدایہ ص ۳۲۳ جلد ۶ میں لکھا ہے۔

كَانَ شَعَارُهُمْ يَوْمَئِذٍ يَا مُحَمَّد اہ (ﷺ)

حضرت عبیدہ بن الجراح کی قیادت میں حلب میں لڑنے والے اسلامی لشکر نے کہا ”یا محمد یا محمد یا انصوا للہ انزل“ (تاریخ فتوح الشام، ج ۱)

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ پڑھتے
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
 (الشفاء شریف جلد دوم، ص ۵۳)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) کا قدم مبارک سن ہوا تو انہوں نے پکارا
”يَا مُحَمَّدُ“ (ﷺ)

(تحفۃ الذاکرین ص ۲۰۲، شوکانی، الداء والدواء ص ۴۷، صدیق حسن خان)
 قرآن وحدیث سے ثابت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لفظ یا سے ندا
 کرنا دور سے یا نزدیک سے پکارنا جائز ہے ان کی ظاہری زندگی میں بھی اور وصال
 کے بعد بھی ہر طرح جائز اور باعث برکت ہے۔ قرآن وحدیث عمل صحابہ اور ہر
 نمازی کا نماز میں سلام عرض کرنا یہ روش و لیل میں موجود ہیں۔ بدعتیہ لوگ یا رسول
 اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہنے والے کو شرک کہتے ہیں۔ لفظ یا سے پکارنے
 والے پر شرک کا فتویٰ لگتا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا سے ندا فرماتا ہے صحابہ کرام آپ کی ظاہری زندگی میں بھی اور
 وصال کے بعد بھی یا سے پکارتے رہے۔ ان کے بارے میں بد مذہبوں کا کیا عقیدہ
 ہے۔ ان پر کیا فتویٰ لگے گا۔

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے یہ گھٹائیں اُسے منظور بڑھانا تیرا
 غیظ میں جل جائیں بد دینوں کے دل یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے

مزید حوالہ جات: حضرت عثمان بن حنیف کی حدیث میں آیا ہے ”يَا مُحَمَّدُ
 اِنِّى اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلَى رَبِّىْ“ یعنی یا محمد! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی
 طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ یہی اور جزری نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

(ہدیۃ المہدی ص ۲۴ (عربی)، نشر الطیب ص ۲۷۶)

☆ ایک روایت میں ہے یا رسول اللہ الی تو جہت بک الی (یعنی یا رسول اللہ! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں)۔

(ہدیۃ المہدی (عربی) ص ۲۲، مولوی وحید الزمان وہابی)

﴿حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ واللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت آسمان سے میں نے یہ آواز سنی ”یا محمدؐ راہ“﴾ (علیہ السلام)

(الشمامۃ العنبریہ ص ۱۱۳، صدیق حسن بھوپالوی)

﴿امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مناسک میں لکھا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ تو اتنا ہی کہتے تھے ”السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا ابا بکرؓ السلام علیک یا ابوبکرؓ“﴾ (فضائل حج ص ۹۱، ذکر یا سہار چوہری دیوبندی)

﴿جو لوگ انہیں کہتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یا غوثؑ تو اکیلی نماز سے ان پر شرک کا حکم نہیں دیا جائے گا اور کیسے دیا جاسکتا ہے۔ جبکہ حضور ﷺ نے بدر کے مقتولوں کو قلال بن قلال کہتے ہوئے پکارا تھا اور حضرت عثمان بن حنیف کی حدیث میں یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لفظ بھی آئے ہیں اور ایک حدیث میں یا رسول اللہ کا لفظ بھی ہے۔﴾ (ہدیۃ المہدی (اردو) ص ۵۱، ۵۰)

﴿صلوٰۃ و سلام کے الفاظ میں تنگی نہیں ہے ادب شرط ہے۔ چنانچہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے قبر شریف پر سلام اس طرح پڑھا ہے ”السلام علیک یا رسول اللہ، السلام علیک یا نبی اللہ، السلام علیک یا حبیب اللہ، السلام علیک یا احمد ﷺ، السلام علیک یا محمد ﷺ۔“﴾ (الصلوٰۃ والسلام ص ۱۳۶، فردوس شاہ قصوری وہابی)

﴿تفسیر ابن کثیر و مدارک میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کے بعد ایک اعرابی آیا اور اپنے گوروتے اور سر پر خاک ڈالتے ہوئے قبر شریف پر گرا دیا اور کہا

”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے بے شک اپنی جان پر ظلم کیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ میرے لئے استغفار فرمائیں۔ قبر مبارک سے آواز آئی کہ تجھ کو بخش دیا گیا ہے۔“ (نشر الطیب ص ۲۷۹، فضائل حج ص ۲۵۳)

﴿(اشرف علی تھانوی نے کہا) اس بندہ نے آپ کو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستغیث ہو کر اور اُمید کی چیزوں کا اُمیدوار ہو کر پکارا ہے۔“ (نشر الطیب ص ۲۷۹)

﴿جب روم کے بادشاہ نے مجاہدین اسلام کو عیسائیت کی ترغیب دی تو انہوں نے بوقت شہادت ”یا محمدؐ“ (علیہ السلام) کا نعرہ لگایا جیسا کہ ہمارے اصحاب میں سے ابن جوزی نے روایت کیا۔ (ہدیۃ المہدی، نقواب وحید الزمان حیدر آبادی)

﴿غوث پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد ۱۰۰ مرتبہ درود غوثیہ پڑھ کر ابارید درود و سلام کہتے ہو“

اَللّٰهُمَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَیْكَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

(کتاب غوث اعظم ص ۲۴۷، احتشام الحسن کاندھلوی دیوبندی)

﴿صحابہ رضی اللہ عنہم سے ان کا قول ”السلام علیک ایہا النبی“ بغیر کسی اعتراض کے ثابت ہے اور حضور ﷺ کا یہ قول ”یا ابراہیم اپنے مردہ فرزند کو ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور حضرت حسان کا فرمان

”وَ جَاهُکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَاهٌ“ (یا حرف محبت ص ۹۴)

﴿حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ (علیہم السلام) نے آپ کو بایں الفاظ سلام کیا

”السَّلَامُ عَلَیْکَ يَا اَوَّلُ، السَّلَامُ عَلَیْکَ يَا اٰخِرُ، السَّلَامُ عَلَیْکَ يَا حَاشِرُ“ (کتاب معراج مصطفیٰ ص ۱۲، مولوی محمد علی جانا زوہالی)

﴿فضائل اعمال میں لکھا ہے: زبھوری برآمد جان عالم تراحم یا نبی اللہ تراحم

آپ کے فراق سے کائنات عالم کا ذرہ ذرہ جاں بلب ہے اور دم توڑ رہا ہے۔ اے رسول خدا (ﷺ) نگاہ کرم فرمائیے اے ختم المرسلین (ﷺ) رحم فرمائیے۔ (اسعد اللہ دیوبندی)

سَلَامٌ (الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ)

قرآن وحدیث کی روشنی میں اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اذان سے پہلے اذان کے بعد نماز کے بعد ہر وقت صلوٰۃ وسلام بلند آواز سے یا آہستہ پڑھنا جائز ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں ہے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (پارہ ۲۲، سورۃ الاحزاب، آیت ۵۶)

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو درود وسلام پڑھنے کا حکم فرمایا ہے اس میں کسی وقت جگہ یا کسی خاص صیغہ سے پڑھنے کی پابندی نہیں لگائی پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور شجر و حجر پڑھتے تھے **الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ** (سیرۃ الحلبیہ ص ۳۹۳، جلد ۳، معارج النبوة ص ۷۷، جلد ۳، ابوداؤد شریف ص ۳۵۱، ۳۱۶،

حزب الصلوٰۃ والسلام محمد ہاشم دیوبندی فتاویٰ علماء حدیث ص ۱۵، جلد ۹)

صحابہ کرام علیہم الرضوان اسی صیغہ خطاب سے صلوٰۃ وسلام دربار رسالت میں عرض کرتے تھے۔ (نسیم الریاض، شفا شریف جلد ۳، ص ۴۵۴)

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس پتھر اور درخت کے پاس سے گزرتے وہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کرتا **الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ**

(سیرۃ حلبیہ ص ۲۱۲)۔ یہی روایت **السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ** کے الفاظ کے ساتھ

مشکوٰۃ شریف میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد **السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ** پڑھتے تھے۔ (ماہنامہ حرمین المکرمہ ص ۱۱۱)

جنوری ۱۹۹۲ء) صحابہ کرام سے جو مختصر درود و سلام مروی ہے وہ **السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ** ہی ہے۔ (حزب الصلوٰۃ والسلام ص ۱۵۲ تا ۱۶۹، مولوی محمد ہاشم دیوبندی معارف القرآن مفتی محمد شفیع دیوبندی)

کچھ بد عقیدہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ صرف درود ابراہیمی پڑھنا چاہئے۔ لیکن یہ خود درود

برہنہ درود ابراہیمی کے منکر ہیں۔ درود ابراہیمی (نماز والے درود) میں آل

ابراہیم اور آل محمد پر درود بھیجا جاتا ہے۔ آل ابراہیم میں حضور پاک صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کے والدین شامل ہیں اور آل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں حضور نبی

پاک کے نواسے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔ جو بد عقیدہ لوگ

نہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کو مسلمان مانتے ہیں اور نہ ہی

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو حق پر تسلیم کرتے ہیں تو پھر ان کو درود ابراہیمی پڑھنے

کا کیا فائدہ ہوگا۔ اگر یہ نماز والا درود افضل اور بہتر ہے تو نماز والے سلام پر کیوں

ایمان نہیں ہے۔ نماز میں زعمہ و حیات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت

میں السلام علیک ایہا النبی حرفِ خدا کے ساتھ سلام عرض کیا جاتا ہے۔

مزید حوالہ جات: (۱) ہمارے بزرگان دین الصلوٰۃ والسلام عَلَیْک

يَا رَسُولَ اللَّهِ پڑھنا مستحب جاتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا حکم دیتے ہیں۔

(الشہاب ثاقب ص ۶۵)

(۲) الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ کے جائز ہونے میں کوئی شک نہیں۔ (امداد المصنوع ص ۵۹، از اشرف علی تھانوی)

(۳) مولوی خلیل احمد دیوبندی کو صاحب التاج والمہراج رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی حضور علیہ السلام کو دیکھتے ہی مولوی صاحب الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ پڑھنے لگے۔ (تذکرہ خلیل ص ۲۲۳، عاشق الہی میرٹھی دیوبندی)

(۴) الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں (فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۳۲: از حاجی امداد اللہ مہاجر کی)

(۵) تین بار الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ پڑھے۔

(نبیاء القلوب ص ۱۵، حاجی امداد اللہ مہاجر کی)

(۶) روضہ الطاہر پر ملاحظہ ہو کہ سینہ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رحمۃ اللہ علیہ سلام پیش کرنا جائز ہے۔ (خیر الفتاویٰ ج ۱ ص ۱۸۰ شریعہ جالندھری دیوبندی)

(۷) الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ پڑھے تو زیادہ اچھا ہے۔

(فضائل اعمال مطبوعہ لاہور ص ۶۴۶ مولوی زکریا سہارن پوری)

(۸) نداء درود و سلام کے ساتھ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بصورت حدیث کی رو سے جائز ہے۔

(شبیر احمد دیوبندی یا حرف محبت ص ۶)

(۹) گرمی سے بچنے کا نسخہ مولوی اسحاق علی کانپوری کیلئے: کہ ”جب سانس اندر جائے تو صَلِّ اللہُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدٌ رحمۃ اللہ علیہ اور جب سانس باہر آئے تو صَلِّ اللہُ عَلَیْکَ وَسَلِّمْ زبان تالو سے لگا کر خیال سے کہا کرو“۔ (یا حرف محبت ص ۶۳)

(۱۰) اس لئے بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درود و سلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ

بہتر ہے یعنی بجائے السلام علیک یا رسول اللہ۔ اَلصَّلَاةُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَ اللہ کے اَلصَّلَاةُ وَالصَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ، اَلصَّلَاةُ وَالصَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَ اللہ اسی طرح آخر تک سلام کے ساتھ ”اَلصَّلَاةُ“ کا لفظ بھی پڑھائے تو زیادہ اچھا ہے۔

(فضائل درود شریف ص ۲۵، ذکر یا سہارنپوری دیوبندی)

(۱۱) اس ناپاک اور ناکارہ کے خیال میں روضہ اقدس پر نہایت خشوع و خضوع و سکون و وقار سے ستر مرتبہ اَلصَّلَاةُ وَالصَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ ہر حاضری کے وقت پڑھ لیا کرے تو زیادہ بہتر ہے۔ (فضائل حج مولوی زکریا سہارنپوری دیوبندی)

(۱۲) روضہ رسول ﷺ پر خشوع و خضوع اور ادب کے ساتھ پڑھے۔

اَلصَّلَاةُ وَالصَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ، اَلصَّلَاةُ وَالصَّلَامُ عَلَیْکَ

یَا نَبِیَ اللہ، اَلصَّلَاةُ وَالصَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللہ۔

(فضائل درود شریف ص ۲۳ از مولوی زکریا سہارنپوری)

(۱۳) ہم اور ہمارے اکابر اَلصَّلَاةُ وَالصَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ کو بطور

درود شریف پڑھنے کے جواز کے قائل ہیں کیونکہ یہ بھی فی الجملہ اور مختصر درود کے الفاظ

ہیں۔ (درود شریف پڑھنے کا شرعی طریقہ ص ۵، سرفراز گکھڑوی دیوبندی)

(۱۴) یوں جی چاہتا ہے کہ درود شریف زیادہ پڑھوں وہ بھی ان الفاظ سے

اَلصَّلَاةُ وَالصَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ

(شکرا لعمہ بذكر الرحمة الرحمن ص ۱۸، اشرف علی تھانوی)

(۱۵) گجرات روزنامہ ڈاک ۲۰، ۱۸ نومبر ۲۰۰۲ء: دیوبندی مکتب فکر کے نامور عالم

ضیاء اللہ بخاری نے درس قرآن میں کہا کہ اَلصَّلَاةُ وَالصَّلَامُ عَلَیْکَ

یَا رَسُوْلَ اللہ کہنا جائز ہے۔ لیکن اسے اذان کا حصہ نہ بنایا جائے۔

(۱۶) عاشق الہی دیوبندی نے اپنی کتاب طریقہ حج و عمرہ صفحہ نمبر ۱۵۱ پر لکھا ہے:

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

نماز کے ضروری مسائل

نماز ادا کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ طہارت و پاکیزگی حاصل کی جائے اچھی طرح وضو کیا جائے اگر کسی پر غسل واجب ہو تو اسے جلد غسل کر لینا چاہیے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے بدن سے نجاست کو دور کریں۔ پھر وضو کریں، کلی اور غرارہ کریں، ناک میں پانی ڈال کر نرم ہڈی تک اوپر کھینچیں پھر سارے بدن پر اس طرح پانی بہائیں کہ ایک بال برابر بھی جگہ خشک نہ رہ جائے ورنہ غسل نہیں ہوگا۔ جرابوں پر مسح کرنے سے نماز نہیں ہوگی، اگر چڑے کے موڑے ہوں تو ان پر مسح ہو سکتا ہے۔ شلوار کو اوپر کر کے شتے جگہ کر لیں، شلوار کو دل سے کر اوپر نہیں کرنا چاہیے۔ بالکہ اسی حالت میں اوپر کر لیں کلائی پر اگر لوہے کے تین والی گھڑی ہو تو اسے اٹار دیں چادر، رومال یا منظر ہو تو اسے سر کے اوپر اوڑھ لیں۔ چادر، رومال یا منظر اگر کندھوں پر ہو (دائیں بائیں لٹک رہا ہو) تو اس سے نماز صحیح ادا نہیں ہوگی۔ سر پر عمامہ شریف یا کم از کم ٹوپی ضرور ہو کیونکہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ننگے سر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ دونوں پاؤں کے درمیان چار انگلیوں کا فاصلہ ہو، نیت کر کے نماز شروع کر لیں اور ہاتھ ناف کے نیچے باندھیں رکوع کرتے وقت پشت اور سر برابر ہوں، نماز پڑھنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ نماز کے ہر رکن کو اطمینان سے ادا کیا جائے۔ بے توجہی سے نماز ادا کرنا، نماز کو ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ سجدہ میں ناک اور پیشانی کو جما کر لگانا چاہیے یہاں تک کہ زمین کی سختی محسوس ہو اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کو دبا کر لگانا چاہیے۔ ورنہ سجدہ صحیح نہیں ہوگا اور

نماز ادا نہیں ہوگی۔ نماز باجماعت ادا کرنے کیلئے ضروری ہے کہ ہر رکن میں امام کی اتباع کی جائے۔ کسی رکن میں بھی امام سے سبقت نہیں کرنی چاہئے۔ اگر تکبیر تحریمہ میں مقتدی نے امام سے سبقت کی تو اس کی نماز نہیں ہوگی۔ اگر امام رکوع سے اٹھ رہا ہو تو مقتدی رکوع میں جا رہا ہو تو اس صورت میں بھی نماز نہیں ہوگی۔ اگر مقتدی نیت کرنے کے بعد (امام کے ساتھ) بغیر قیام کے فوراً رکوع میں چلا جائے تو اس کی نماز نہیں ہوگی۔ چار فرضوں والی نماز میں پہلی دو رکعتوں میں الحمد شریف کے بعد کوئی سورۃ ملا کر پڑھی جائے گی اور آخری دو رکعتوں میں صرف الحمد شریف (سورہ فاتحہ) پڑھی جائے گی۔ نماز مغرب کے تین فرضوں میں تیسری رکعت میں بھی صرف الحمد شریف پڑھی جائے گی۔ ظہر کی پہلی چار سنتوں میں چاروں رکعتوں میں الحمد شریف کے بعد کوئی سورۃ ملا کر پڑھی جاتی ہے۔ لیکن دو رکعتوں کے بعد التحیات ”عبدہ ورسولہ“ تک پڑھی جائے گی۔ اسی طرح جمعہ شریف میں دو فرضوں سے پہلے اور بعد چار چار سنتیں پڑھی جاتی ہیں۔ جن کی پہلی دو رکعتوں میں الحمد شریف کے بعد کوئی اور سورۃ ملائی جاتی ہے اور دو رکعتوں کے بعد التحیات ”عبدہ ورسولہ“ تک پڑھی جائے گی۔ عصر عشاء کی پہلی چار سنتیں جنہیں غیر مؤکدہ سنتیں کہتے ہیں چاروں رکعتوں میں الحمد شریف کے بعد کوئی اور سورۃ ملا کر پڑھتی ہیں اور دو رکعتوں کے بعد التحیات پوری آخر تک پڑھی جائے گی اور تیسری رکعت پھر عشاء سے شروع کی جائے گی۔ نماز عشاء کے تین وتروں میں تینوں رکعتوں میں الحمد شریف کے بعد کوئی سورۃ ملا کر پڑھیں اور تیسری رکعت میں رکوع جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھیں۔

مسافر کی نماز ستاون (۵۷) میل تین فرلانگ۔ تقریباً ۹۲ کلومیٹر یا اس سے زائد

سفر ہو تو قصر نماز پڑھی جائے گی۔ ظہر، عصر اور عشاء کے دو فرض پڑھے جائیں گے

فجر، مغرب کی نماز اور باقی سنتیں، وتر، نفل اسی طرح پورے ہی پڑھے جائیں گے۔ اگر مسافر کسی متیم امام کے پیچھے نماز باجماعت ادا کرے تو چار فرض ہی پڑھے گا اپنے شہر کی حدود سے باہر نکلتے ہی قصر نماز شروع ہو جاتی ہے پھر جب مسافر اپنے شہر کی حدود میں واپس آئے گا تو اب نماز کے وقت پر پوری نماز ادا کرے گا۔ مسافر اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن قیام کرے تو پھر وہاں پوری نماز ادا کرے گا۔

بعد نماز بلند آواز سے ذکر کرنا فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَادْكُرُوا اللَّهَ

پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو۔ (پارہ ۵، رکوع ۱۲، سورہ النسا آیت نمبر ۱۰۳)

حدیث شریف: حضرت سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے سلام پھیرتے تو بلند آواز سے فرماتے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَحْمَد (مسلم، مشکوٰۃ)

☆ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک فرض نماز سے فارغ ہو کر بلند آواز سے ذکر کرنا حضور پاک ﷺ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ برکت نشان میں جاری تھا۔ (مسلم شریف) قرآن و احادیث سے ثابت ہوا کہ فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا یہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔

فاتحہ خلف الامام قرآن و حدیث کی روشنی میں اہلسنت و جماعت کا یہ عقیدہ

ہے کہ ہم نماز میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہیں پڑھتے کیونکہ امام کی قرأت ہی مقتدی کی قرأت ہوتی ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿۱۰۱﴾

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔

(پارہ ۹، رکوع ۱۳، سورہ الانفال آیت نمبر ۲۰۲)

احادیث مبارکہ: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ امام اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے تو جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم چپ رہو۔

(نسائی ج ۱ ص ۱۳۶، ابن ماجہ ص ۶۱، مشکوٰۃ ص ۸۱)

☆ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جس شخص کا امام ہو تو امام کی قرأت (ہی) مقتدی کی قرأت ہے۔“ (ابن ماجہ ص ۶۱، مصنف ابن شیبہ ج ۱ ص ۴۱۴)

☆ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ”جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت اسے کافی ہے۔“ (موطا امام مالک ص ۶۸)

☆ حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس نے رکعت پڑھی اور اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی تو اس کی نماز نہ ہوئی مگر امام کے پیچھے ہو تو (بغیر فاتحہ) ہو جائے گی۔ (موطا امام مالک، ترمذی، طحاوی)

قرآن و احادیث مبارکہ سے یہ ثابت ہوا کہ جب مقتدی امام کے پیچھے نماز ادا کرے تو کسی نماز کی کسی رکعت میں مقتدی نے سورۃ فاتحہ (الحمد شریف) نہیں پڑھنی بلکہ خاموش کھڑے رہنا ہے۔

نماز میں رفع یدین کی ممانعت قرآن و حدیث کی روشنی میں ہم اہل سنت و

جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ ہمارے پیارے آقا حضور نبی اکرم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں پہلے رفع یدین فرماتے تھے لیکن بعد میں آپ نے رفع یدین کرنا چھوڑ دیا اور نماز میں بار بار رفع یدین کرنے سے آپ نے منع فرمایا ہے

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ
اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے
ڈرو۔ (پارہ ۲۸، سورہ الحشر، آیت ۷)

حدیث شریف: حضرت سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے نکل کر ہمارے پاس مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا مجھے کیا
ہے کہ میں تمہیں رفع الیدین کرتے دیکھ رہا ہوں۔ جیسے سرکش گھوڑے دُ میں ہلاتے
ہیں۔ نماز میں سکون سے رہو۔

(صحیح مسلم جلد ۱، ص ۱۸۱، سنن قتیبی جلد ۱، ص ۱۷۱، ابوداؤد جلد ۱، ص ۱۳۳، سنن
الکبریٰ جلد ۲، ص ۱۷۸، ابن حبان جلد ۳، ص ۱۷۸، المعجم الکبیر جلد ۲، ص ۲۰۲)

﴿﴾ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم جب نماز شروع فرمانے کیلئے تکبیر کہتے تو اپنے مبارک ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں
تک کہ آپ کے دونوں انگوٹھے کانوں کی لُٹ کے قریب ہو جاتے۔ پھر پوری نماز
میں رفع یدین نہ فرماتے۔ (طحاوی، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱، ص ۲۳۶، ابوداؤد ج ۱
ص ۱۱۶، مصنف عبدالرزاق ج ۲، ص ۷۰)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کیا میں تمہارے سامنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز جیسی نماز نہ پڑھوں! پس آپ نے نماز پڑھی تو
صرف ایک بار (شروع نماز میں) ہاتھ اٹھائے۔ یعنی شروع نماز کے علاوہ رفع
یدین نہ فرمایا۔ یہ دیکھ کر کسی صحابی نے اس کا انکار نہیں کیا۔

(نسائی ج ۱، ص ۱۴۱، ابوداؤد، ترمذی ج ۱، ص ۳۵)

☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو مسجد حرام میں نماز پڑھتے دیکھا اور وہ رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرتا تھا تو آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو بے شک یہ ایسا فعل ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے کیا بعد میں چھوڑ دیا۔ عمدۃ القاری ج ۵ ص ۲۷۳ (نہایہ) علامہ بدر الدین عینی شارح بخاری فرماتے ہیں ”رفع یدین شروع اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا“۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے نماز میں رفع یدین فرمایا پھر بعد میں چھوڑ دیا۔ غیر مقلد صرف رفع یدین کرنے والی احادیث پیش کریں گے لیکن یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخر وقت تک رفع یدین کیا ہو۔ جس چیز سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا وہ اس سے باقراہنا جائز ہے تاکہ نافرمانی نہ ہو۔

مَنْ طَعِمَ الرِّسُولَ فَقَدْ اطَّاعَ اللَّهَ

جس نے رسول (ﷺ) کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ عزوجل کا حکم مانا۔

(پ ۵ سورہ النساء آیت نمبر ۸۰)

احادیث مبارکہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک نبی اکرم (ﷺ) رمضان شریف میں ہمیشہ بیس رکعت (تراویح) پڑھتے تھے وتر کے علاوہ (طبرانی، بیہقی ج ۲ ص ۳۹۶، مصنف ابی شیبہ ج ۲ ص ۲۹۴)

حضرت سائب بن یزید سے مروی ہے کہ ”ہم (صحابہ) حضرت عمر فاروق کے زمانہ میں بیس رکعت تراویح اور وتر پڑھتے تھے۔“

(بیہقی معرفۃ السنن بسند صحیح، آثار السنن ص ۵۵)

حضرت ابو عبد الرحمن سلیمی سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ نے رمضان شریف میں قاریوں کو بلایا پھر ایک شخص کو حکم دیا کہ

لوگوں کو پانچ ترویحے، بیس رکعتیں پڑھاؤ اور حضرت علیؓ انہیں وتر پڑھاتے تھے۔
(سنن کبریٰ، بیہقی ج ۲ ص ۴۹۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیس رکعت (تراویح) اور تین وتر پڑھتے تھے
(عمدة القاری شرح بخاری)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ الباری شرح نقایہ میں فرماتے ہیں کہ بیس رکعت تراویح پر مسلمانوں کا اجماع ہے کیونکہ بیہقی نے صحیح اسناد سے روایت کی، صحابہ کرام اور سارے مسلمان سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی اور سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ میں بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔ ثابت ہوا کہ بیس رکعت تراویح پڑھنا یہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سنت صحابہ اور اجماع امت ہے۔ اس کی مخالفت اللہ کے لیے افسوسناک ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی ہے۔ پاکستانی نجدی فوجی کہیں کہیں آج بھی عرب شریف، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں بیس رکعت تراویح پڑھاتی جاتی ہیں۔

دعا بعد نماز جنازہ قرآن وحدیث کی روشنی میں اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا کرنا، بخشش ومغفرت طلب کرنا اپنے لئے یا کسی دوسرے مسلمان بھائی کیلئے جنازہ سے پہلے یا بعد جائز ہے۔ اس میں کسی مخصوص وقت یا جگہ کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۝

اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

(سورہ غافر/ المؤمن آلایہ ۶۰، پارہ ۲۴، رکوع ۱۱)

آیت نمبر ۲: اَجِیْبْ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَا ۝

دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔

(پارہ ۲، سورہ البقرہ، آیت ۱۸۶، رکوع ۷)

حدیث مبارکہ: إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاخْلُصُوا لَهُ الدُّعَاءَ ۝

جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھو تو اس کیلئے خاص دعا مانگو۔

(ابن ماجہ ص ۱۰۹، مشکوٰۃ شریف ص ۱۳۶، ابوداؤد شریف جلد ۲، ص ۱۰۰)

نماز جنازہ کے بعد مسلمان مل کر اپنے فوت شدہ بھائی کیلئے دعا مغفرت کرتے ہیں

اگر کوئی شخص گنہگار ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے کسی نیک بندے کی دعا کے صدقے اس

کی بخشش و مغفرت فرمادیتا ہے۔ نماز جنازہ کے بعد دعا کرنا قرآن و حدیث سے

ثابت ہے۔ جو بد عقیدہ لوگ نماز جنازہ کے بعد دعا کے منکر ہیں اُن کو غور کرنا چاہیے

کہ حدیث مبارکہ میں ہے: مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ

جو اللہ تعالیٰ سے نہ مانگے اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرماتا ہے۔

(ابن ماجہ ص ۲۸۹، ترمذی جلد ۲، ص ۱۷۵، مشکوٰۃ ص ۱۹۵)

ثابت ہوا کہ ہم نماز جنازہ کے بعد دعا مانگ کر رحمت و بخشش حاصل کرتے ہیں۔ اور

منکرین انکار کر کے اپنے لئے اور اپنے فوت شدہ کیلئے اللہ کا غضب حاصل کرتے ہیں۔

پسند اپنی اپنی مقام اپنا اپنا

ایصال ثواب

قرآن و حدیث کی روشنی میں اہلسنت و جماعت کا یہ

عقیدہ ہے کہ فوت شدہ کو ایصال ثواب کرنا جائز ہے۔

فَكُلُوا مِن ثَمَرِهِ إِذَا كَانَ ثَمَرُهَا نَاضِجًا ۚ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي سَمِيعٌ ۚ

تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو۔

(پارہ ۸، رکوع ۱، سورہ الانعام، ۱۱۸)

حدیث شریف: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”مردہ کی حالت قبر میں ڈوبتے ہوئے فریاد کرنے والے کی طرح ہوتی ہے وہ انتظار کرتا ہے کہ اس کے باپ یا ماں یا بھائی یا دوست کی طرف سے اُس کو دعا پہنچے اور جب اس کو کسی کی دعا پہنچتی ہے تو دعا کا پہنچنا اُس کو دنیا و مافیہا سے محبوب تر ہوتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اہل زمین کی دعا سے اہل قبور کو پہاڑوں کی مثل اجر و رحمت عطا کرتا ہے اور بے شک زندوں کا تھمہ مردوں کی طرف یہی ہے کہ ان کیلئے بخشش (کی دعا) مانگی جائے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۲۰۵)

فوت شدہ کو ایصالِ ثواب کرنے کا ثبوت

حدیث شریف: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے تو ان کیلئے کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”پانی“ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کواں کھدوایا اور کہا کہ یہ کواں سجدہ کی ماں کیلئے ہے (ابوداؤد، کتاب الزکوٰۃ نسائی، جلد ۲ ص ۱۳۲، مشکوٰۃ شریف، فضل الصدقہ، دوسری فصل)

﴿﴾ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی غیر موجودگی میں ان کی والدہ فوت ہو گئیں تو انہوں نے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) میری والدہ کا انتقال ہو گیا اور میں ان کے پاس موجود نہیں تھا اگر میں ان کی طرف سے کوئی چیز صدقہ کروں تو کیا انہیں اس کا فائدہ ہوگا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”ہاں“۔ حضرت سعد نے عرض کیا ”میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا خراف باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔“

(بخاری شریف، کتاب الوصایا، ترمذی، ابواب الزکوٰۃ، سنن نسائی، کتاب الوصایا)

کھانا سامنے رکھ کر قرآن پاک پڑھنے کا ثبوت

اما المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور شکایت کی کہ اس کے گھر میں ہر شے سے برکت ختم ہو گئی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تو آیت الکرسی سے کہاں غافل رہا تو جس کھانے اور سالن پر آیت الکرسی پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کھانے اور سالن میں برکت بڑھا دے گا۔

(تفسیر درمنثور، جلد اول، ص ۳۲۳، از علامہ جلال الدین سیوطی)

کھانے پر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کا ثبوت سرکارِ دو عالم مختار کل مالکِ دو

جہاں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے کھانا آپ کے سامنے رکھا ہوا تھا۔ آپ نے اپنے نورانی ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔ ”اے اللہ (عزوجل) سعد بن عبادہ کے گھر والوں کو رحمت اور برکت عطا فرما۔“ اس کے بعد آپ نے کھانا تناول فرمایا۔ (ابوداؤد)

نیک کام کیلئے دن مقرر کرنے کا ثبوت نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم ہر ہفتہ کے روز بھی پیدل اور کبھی سوار ہو کر مسجد قباء میں تشریف لے جاتے تھے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

(بخاری شریف، جلد اول، ص ۱۵۱، مشکوٰۃ شریف کتاب الصلوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعود ہر جمعرات لوگوں کو وعظ فرمایا کرتے تھے۔

(بخاری، کتاب الرقاق، باب الموعظۃ ساعۃ بعد ساعۃ، مشکوٰۃ، کتاب العلم پہلی فصل)

واضح ہو کہ گیارہویں شریف، ختم شریف، قل، دسواں، چالیسواں وغیرہ یہ سب ایصالِ ثواب کرنے کے طریقے ہیں ان کا مقصد صرف ایصالِ ثواب ہے۔

فوت شدہ کو ایصالِ ثواب کرنا، کھانا سامنے رکھ کر قرآن پاک پڑھنا، کھانے پر ہاتھ اٹھا کر دھانا لگنا یہ سب پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ سے ثابت ہے الحمد للہ اہلسنت و جماعت کا یہی طریقہ ہے کہ کھانا سامنے رکھ کر تلاوت قرآن پاک اور ذکر و اذکار کرنے کے بعد اس کا ثواب اپنے فوت شدہ کو بخشے ہیں۔

کچھ بد عقیدہ لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ

وَمَا أَهْلٌ بِهِ لغيرِ اللَّهِ (پارہ ۲، سورہ البقرہ، آیت ۱۷۳)

جس چیز پر اللہ کے علاوہ (غیر اللہ) کا نام لیا جائے وہ چیز حرام ہو جاتی ہے۔

بقول ان (بد عقیدہ) کے ہر وہ چیز جس پر غیر اللہ کا نام آجائے وہ حرام ہو

جاتی ہے تو غور فرمائیں کہ اب دنیا میں کون سی چیز حلال رہے گی۔ یہ خود غیر اللہ ہیں ان پر اللہ کا نام نہیں آتا، ان کے بیوی بچوں پر، ان کے مکانوں پر، ان کے مدرسوں پر بلکہ ان کی پوری جماعت پر غیر اللہ کا نام آتا ہے تو یہ سب کے سب (بقول اپنے عقیدہ کے) حرام ہیں؟

اس آیت کا اصل مقصد یہ ہے کہ جانور کو ذبح کرتے وقت اگر غیر اللہ کا

نام لیا جائے تو وہ جانور حرام ہو جائے گا۔

غیر اللہ سے مدد مانگنا قرآن و حدیث کی روشنی میں اہلسنت و جماعت کا یہ

عقیدہ ہے کہ حقیقی مددگار اور کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اُس کی عطا سے نبی ولی اور مومنین بھی مدد کر سکتے ہیں۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

إِنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا تمہارے دوست (مددگار) نہیں مگر اللہ

اور اس کے رسول اور ایمان والے (پارہ ۶، ع ۱۳، سورہ المائدہ، آیت ۵۵)

☆ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ۔ تو بے شک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے (مددگار ہیں) اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔ (پارہ ۲۸، ع ۱۹۶، سورہ التحریم، آیت ۴)

☆ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَاللَّهُ أَقْدَمُ أَمْكُمُ ۔ اے ایمان والو اگر تم دین خدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جمادے گا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی حضرت سیدنا ذوالقرنین (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اپنے اُمیوں سے مدد طلب کی فرمایا ”فَاعِينُونِي بِقُوَّةٍ تَوْمِيرِي مَدَدًا طَافَتْ كَرَّةً“۔ (پ، ع ۱۶، سورہ الکہف، آیت ۹۵)

☆ قَالَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ ۚ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ كَحَنٍّ أَنْصَارُ اللَّهِ ۚ (حضرت سیدنا عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) بولے کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف حواریوں نے کہا ہم دین خدا کے مددگار ہیں۔

(پارہ ۳، ع ۱۲، سورہ آل عمران، آیت ۵۲)

احادیث مبارکہ: جس (مسلمان) نے میرے کسی اُمی کی (جائز) حاجت کو پورا کیا اور وہ اس مسلمان کی حاجت پوری کر کے اُس کو خوش کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو یقیناً اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے یقیناً اللہ تعالیٰ کو خوش کیا اور جس نے اللہ کو خوش کیا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔

(مشکوٰۃ شریف، کتاب الآداب باب الشفاعۃ والرحمة علی الخلق، تیسری فصل)

☆ بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں لوگوں کی حاجت روائی کیلئے مقرر کیا ہے لوگ اپنی حاجتیں پوری کروانے کیلئے بے قرار ہو کر ان کی

طرف جاتے ہیں۔ وہ (حاجت روا بندے) اللہ تعالیٰ کے عذاب سے امن میں ہوتے ہیں۔ (الجامع الصغیر)

☆ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس کا میں مددگار ہوں اس کے علی مددگار ہیں۔“

(مشکوٰۃ کتاب الفتن باب مناقب علی ابن ابی طالب دوسری فصل، احمد فی مسند، ترمذی)
قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ اللہ و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندے بھی مسلمانوں کے مددگار ہیں۔

کچھ بد مذہبوں کا یہ عقیدہ ہے کہ غیر اللہ سے مدد مانگنا شرک و بدعت ہے۔ کہتے ہیں کہ حاجت روا مشکل کشا حفظ ذات خدا۔ صرف اور صرف یا اللہ مدد ہاں سب شرک و بدعت۔ یہ لوگ اگر اپنے عقیدہ پر سچے ہیں تو ان کو چاہئے کہ دین و دنیا کے کسی کام میں غیر اللہ سے مدد نہ لیں۔ کھانے پکانے کے لئے سب سے پہلے کاروبار کرنے سفر پر جانے کیلئے گاڑی سے مدد نہ لیں، کپڑے پہننے ہوں تو درزی سے مدد نہ لیں، بازار سے کسی دوکاندار کی مدد سے کوئی چیز نہ خریدیں، کوئی مولوی اپنے ساتھ باڈی گاڑ نہ رکھے (وغیرہ) صرف اللہ کی بارگاہ میں عرض کریں کہ یا اللہ ہم صرف تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں تو ہی ہماری ہر حاجت کو پورا فرما۔ لیکن یہ بد مذہب ایسا نہیں کرتے یہ خود دن رات ہر وقت غیر اللہ سے مدد لے کر کام کرتے اور کرواتے ہیں۔ اور شرک و بدعت کے فتوے ہم پر لگاتے ہیں۔ بد مذہب ہوا! بتاؤ اگر غیر اللہ سے مدد مانگنا شرک و بدعت ہے تو اللہ و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے قرآن و احادیث مبارکہ میں کیوں ایک دوسرے کی مدد کا حکم دیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔ (پارہ ۶، ع ۵، سورہ المائدہ، آیت ۶)

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں رسولوں سے فرمایا ”تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ (پارہ ۳، ع ۱۷، سورہ آل عمران، آیت ۸۱) اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی حضرت ذوالقرنین نے غیر اللہ سے مدد مانگی۔ اسی طرح حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے مدد مانگی۔ حقیقت میں شرک و بدعت کے جھوٹے فتوے لگانے والے ان بد مذہبوں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔

☆ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ۔ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ (پارہ ۳، ع ۵۵، سورہ البقرہ، آیت ۲۷۰)

☆ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُؤَيَّدًا۔ اور جسے گمراہ کرے (اللہ عزوجل) تو ہرگز اس کا کوئی حمایتی (مددگار) راہ دکھانے والا نہ پاؤ گے۔ اعلیٰ حضرت امام

اہلسنت فرماتے ہیں: حاکم حکیم وادود وادیں یہ کچھ نہ دیں
سردود یہ سُرَام کس آہیت خبر کی ہے

بارگشت کیا ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں اہلسنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ

ہر وہ کام بدعت و گمراہی ہے جو دین مصطفیٰ اور سنت مصطفیٰ کے خلاف ہو۔ قرآن پاک: وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو۔ (پارہ ۲۸، سورہ الحشر، آیت ۷)

حدیث شریف: جو کوئی اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے اس کو اس کا ثواب ملے گا اور اس کا بھی جو اس پر عمل کریں گے اور ان کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا۔ اور جو شخص اسلام میں بُرا طریقہ جاری کرے اس پر اس کا گناہ بھی ہے اور ان کا بھی جو اس پر عمل کریں اور ان کے گناہ میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی۔

(مسلم شریف بحوالہ مشکوٰۃ شریف، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة پہلی فصل)

حضور نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرنا ہر حال ہر زمانہ میں واجب ہے۔ آپ کے کسی حکم کی مخالفت کسی حال کسی زمانے میں بھی جائز نہیں ہے۔ ہر وہ کام بدعت ہے جس کے کرنے سے دین مصطفیٰ (ﷺ) کا طریقہ بدل جائے سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف کوئی عمل ہو غیر دین کو دین میں داخل کرنا (وغیرہ) یہ سب بدعت ہے جس کی شریعت میں ممانعت ہے اور یہی بدعت گمراہی ہے۔

آج کل بے دین بد مذہب لوگ بدعت بدعت کی رٹ لگاتے ہیں اور ان کے نزدیک بدعت کے معنی یہ ہیں جو چیز حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں نہیں آئی بعد میں پیدا ہوئی وہ سب بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور گمراہی دوزخ میں لے جائے گی۔

بد مذہب ہونا جو قرآن پاک ہم پڑھتے ہیں کیا اسی طرح (کتابی شکل میں) حضور نبی پاک صلی اللہ علی وسلم کے ظاہری زمانے میں تھا؟ آج کل جو خوبصورت (پکی) مساجد ہیں کیا اسی طرح کی مساجد حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری زمانہ میں تھیں؟ کیا نماز تراویح باجماعت ادا کرنا حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری دور میں تھی؟ ﴿﴾ کیا حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری دور میں اذان لاؤڈ سپیکر پر ہوتی تھی؟ ﴿﴾ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری دور میں ختم بخاری شریف ہوتا تھا؟ ﴿﴾ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری دور میں آج کے مدارس میں پڑھائی جانے والی کتابیں ہوتی تھیں؟ یقیناً یہ سب کچھ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری دور میں

نہیں تھا اب اس کے بارے میں تمہارا کیا فتویٰ ہوگا؟ کیا معاذ اللہ یہ سب کچھ بدعت و گمراہی ہے؟ (ہرگز نہیں)

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری دور میں کوئی وہابی و یوبندی نہیں تھا نہ کسی صحابی نے اپنے نام کے ساتھ محمدی، سلفی، یزدانی، ربانی، الہدیث، وہابی یا دیوبندی لکھا نہ کوئی جلوس الہدیث نکلا نہ جشن دیوبند منایا گیا۔ یہ سب بدعتی ہیں ان کے اپنے فتوے کے مطابق (ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے

جائے گی) اپنا انجام دیکھ لیں۔

تجھ سے اور جنت سے کیا نسبت مخالف دور ہو

ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ (ﷺ) کی

شُرک کیا ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں اہلسنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کو ایک مانتے ہیں۔ صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور عبادات میں کسی کو شریک کرنے کا نام شرک ہے۔ قرآن پاک

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝

تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔ (پارہ ۳۰، رکوع ۳، سورۃ اخلاص)

حدیث شریف: حضور نبی اکرمؐ نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”کیا میں تمہیں سب سے بڑے کبیرہ گناہ نہ بتا دوں؟“ لوگ عرض گزار ہوئے کہ

یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا ”اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔“ پھر بیٹھ گئے حالانکہ آپ ٹپک لگائے ہوئے تھے پھر فرمایا کہ خیر دار ہو جاؤ

کہ جھوٹ بولنا۔ (بخاری، کتاب الشہادات)

شرک کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور عبادات میں اس کا کوئی کسی قسم کا شریک نہیں ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور عبادات میں کسی زندہ یا مردہ کو اس کا شریک سمجھے وہ مشرک ہے۔

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ صرف ایک ہے۔ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام اختیارات، قدرت، تصرف کا ذاتی طور پر مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی دافع البلاء اور مشکل کشاء ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی عالم الغیب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی شہنشاہ کل ہے۔ تمام بڑائیاں، عظمتیں، عبادتیں اسی کی ذات کو زیبا ہیں اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق اور مالک حقیقی ہے وہ ہر نقص و عیب سے پاک ہے، کوئی نبی، ولی، پیغمبر ذاتی طور پر کسی چیز کے مالک و مختار نہیں ہیں۔ سب اللہ تعالیٰ کی عطا کے محتاج ہیں۔ جس کو جو شان مرتبہ ملا اسی شائق حقیقی کی عطا سے ہی ملا ہے۔ بد مذہب بد عقیدہ لوگ ہم اہلسنت وجماعت پر شرک کے فتوے لگاتے ہیں کہتے ہیں یا رسول اللہ کہنا حضور پاک کی تعظیم و توقیر کرنا، میلاد منانا، اولیاء اللہ کو پکارنا، اولیاء اللہ سے مدد طلب کرنا، یہاں تک کہ ہمارے تقریباً سب معمولات کو شرک و بدعت کہتے ہیں۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت نہیں کرتے، ان کی تعظیم و توقیر کرتے ہیں۔ میلاد شریف میں کون سی شرک والی بات ہے۔ کیا اللہ کا بھی میلاد ہوتا ہے جس کی وجہ سے برابری ہو اور شرک ہو؟ اولیاء اللہ کو اللہ کا شریک نہیں مانتے بلکہ اللہ کے نبی، ولی، پیغمبر اس کی عطا سے ہی مدد کرتے ہیں۔ بد مذہب جو ہم پر خود ساختہ شرک کے فتوے لگاتے ہیں اس کے بارے میں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو احادیث مبارکہ ملاحظہ کریں۔

قرآن پاک میں اللہ و رسول (جل جلالہ) کی صفات

اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفات | حضور پاک ﷺ کی عطائی صفات

الرَّحْمَنُ ۚ عَلَّمَ الْقُرْآنَ
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

(پارہ ۲۷، سورہ الرحمن آیت ۲۰۱) (پارہ ۱، سورہ البقرہ آیت ۱۲۹)

اللہ اور رسول (جل جلالہ) صلی اللہ علیہ وسلم دونوں معلم ہیں

وَلَكِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ
وَيُزَكِّيهِمْ

(پارہ ۱۸، سورہ النور آیت ۲۱) (پارہ ۱، سورہ البقرہ آیت ۱۲۹)

اللہ اور رسول (جل جلالہ) صلی اللہ علیہ وسلم دونوں پاک کرتے ہیں

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا أَعْرَضَكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ
إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ

(پارہ ۳۰، سورہ الانفطار آیت ۶) (پارہ ۳۰، سورہ التوبہ آیت ۱۹)

اللہ اور رسول (جل جلالہ) صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کریم ہیں

إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَّءُوفٌ رَحِيمٌ
بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

(پارہ ۲، سورہ البقرہ آیت ۱۴۳) (پارہ ۱۱، سورہ التوبہ آیت ۱۲۸)

اللہ اور رسول (جل جلالہ) صلی اللہ علیہ وسلم دونوں رؤف و رحیم ہیں

يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
إِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

(پارہ ۲، سورہ البقرہ آیت ۱۴۲) (پارہ ۲۵، سورہ الشوریٰ آیت ۵۲)

اللہ اور رسول (جل جلالہ) صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہادی ہیں

اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا	إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
-----------------------------------	--

(پارہ ۳، سورہ البقرہ، آیت ۲۵۷)	(پارہ ۶، سورہ المائدہ، آیت ۵۵)
--------------------------------	--------------------------------

اللہ اور رسول (جل جلالہ صلی اللہ علیہ وسلم) دونوں ولی (مددگار) ہیں

لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ	لِيُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ
---	--

(پارہ ۲۲، سورہ الاحزاب، آیت ۴۳)	(پارہ ۱۳، سورہ ابراہیم، آیت ۱)
---------------------------------	--------------------------------

اللہ اور رسول (جل جلالہ صلی اللہ علیہ وسلم) دونوں اندھیروں سے نکالتے ہیں

أَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ	يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ
---------------------------	------------------------------

(پارہ ۳، سورہ البقرہ، آیت ۲۷۵)	(پارہ ۹، سورہ الاعراف، آیت ۱۵۷)
--------------------------------	---------------------------------

اللہ اور رسول (جل جلالہ صلی اللہ علیہ وسلم) دونوں حلال کرنے کا اختیار رکھتے ہیں

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ	يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ
------------------------------------	----------------------------

(پارہ ۱۴، سورہ النحل، آیت ۹۰)	(پارہ ۹، سورہ الاعراف، آیت ۱۵۷)
-------------------------------	---------------------------------

اللہ اور رسول (جل جلالہ صلی اللہ علیہ وسلم) دونوں امر معروف کے مالک ہیں

مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ	وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ
---------------------------------	-------------------------------------

(پارہ ۱۰، سورہ التوبہ، آیت ۲۹)	(پارہ ۹، سورہ الاعراف، آیت ۱۵۷)
--------------------------------	---------------------------------

اللہ اور رسول (جل جلالہ صلی اللہ علیہ وسلم) دونوں کسی چیز کو حرام کرنے کا اختیار رکھتے ہیں

وَمَا نَقْبُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ	وَمَا نَقْبُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ
--	--

اللہ اور رسول (جل جلالہ صلی اللہ علیہ وسلم) دونوں غنی کرتے ہیں

ذکر خدا جو ان سے جدا چاہو نجد یہ ۥ واللہ ذکر حق نہیں کبھی ستر کی ہے

شان رسالت سے بد مذہبوں کی دشمنی

قرآن پاک: **إِنَّ الدِّينَ يُدْوَنُ لِلَّهِ وَرَسُولُهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ لِيَالِهِمُ الْآخِرَةُ وَآخِرُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا** (پارہ ۲۲، سورۃ الاحزاب، آیت ۵۷)۔ بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ (عزوجل) اور اس کے رسول (ﷺ) کو ان پر اللہ (عزوجل) کی لعنت ہے۔ دنیا اور آخرت میں اور اللہ (عزوجل) نے ان کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

نماز ستائش اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے۔ (المجدد المقل مولوی محمود

الحسن دیوبند، یک روزہ اسماعیل دہلوی) ﴿﴾ حضور نبی پاک ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آتا۔ (تحذیر الناس، قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند) ﴿﴾ حضور کا علم زید و عمر بلکہ مجنون و حیوانات جیسا ہے (حفظ الایمان

اشرف علی تھانوی) ﴿﴾ شیطان و ملک الموت کا علم حضور کے علم سے زیادہ ہے۔

(البراہین قاطعہ رشید احمد گنگوہی) ﴿﴾ غلط فہمی میں حضور کا خیال گدھے اور قتل کے خیال

سے بڑا ہے۔ (میرزا اسحاق علی دہلوی) ﴿﴾ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے

آگے بھڑکے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ ﴿﴾ سب انبیاء و اولیاء ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں

﴿﴾ حضور نبی پاک ﷺ کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کیجئے ﴿﴾ حضور نبی پاک مرکز

مٹی میں ملنے والے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (تقویۃ الایمان

مولوی اسماعیل دہلوی) ﴿﴾ ہندوؤں کی سودی روپے کی سبیل سے پانی پینا جائز ہے۔

﴿﴾ محرم میں ذکر حسین کرنا اور سبیل لگانا حرام ہے۔ ﴿﴾ محفل میلاد کا انعقاد کرنا ہر حال

میں ناجائز ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ مولوی رشید احمد گنگوہی) یہ چند حوالے درج کئے ہیں

آپ خود فیصلہ کریں کہ ایسے عقائد رکھنے والے لوگ مسلمان کہلانے کے حق دار ہیں؟

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقہ ان بد مذہبوں کے شر سے بچائے اور ہمیشہ

ہمیشہ مذہب مہذب مسلک حق اہلسنت و جماعت پر ثابت قدم رکھے۔ آمین۔

اب کی آپ عزیمت کی۔۔۔ جب حق و باطل کی لڑائی ہے

قرآن پاک کے غلط تراجم کی نشاندہی

وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ

ترجمہ: اور ابھی معلوم نہیں کئے اللہ نے جوڑنے والے ہیں تم میں (عبدالقادر)
حالانکہ ابھی خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں۔
(فتح محمد جالندھری دیوبندی)

حالانکہ ہنوز اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو تو دیکھا ہی نہیں جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا
ہو۔ (تھانوی دیوبندی)

اور ابھی تک معلوم نہیں کیا اللہ نے جوڑنے والے ہیں تم میں (دیوبندی محمود الحسن)

اور ابھی اللہ نے تمہارے قاریوں کا امتحان نہ لیا۔ (اعلیٰ حضرت)
اللہ تعالیٰ جو علم خیر ہے، عالم الغیب والشارع ہے، علیم بذات الصدور ہے ان مترجمین
کے نزدیک اردو میں بے علم و بے خبر ہے۔ آپ خود فیصلہ کریں ترجمہ پڑھنے کے بعد
علم الہی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

وَيَسْكُرُونَ وَيَسْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ

ترجمہ: اور وہ بھی فریب کرتے تھے اور اللہ بھی فریب کرتا تھا اور اللہ کا فریب سب سے
بہتر ہے۔ (عبدالقادر)

وہ بھی داؤ کرتے تھے اور اللہ بھی داؤ کرتا تھا اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔
(محمود الحسن دیوبندی)

اور وہ اپنا سا کر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب
سے بہتر۔ (اعلیٰ حضرت)

وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ

پہلے سورہ داعی آیت کے

ترجمہ: اور پایا تجھ کو بھٹکتا پھر راہ دی۔ (عبدالقادر)

اور پایا تجھ کو راہ بھولا ہوا پس راہ دکھائی۔ (رفیع الدین)

اور آپ کو بے خبر پایا سورتہ بتایا (عبدالماجد دریا بادی دیوبندی)

اور تم کو دیکھا کہ راہ حق کی تلاش میں بھٹکے بھٹکے پھر رہے ہو تو تم کو دین اسلام کا سیدھا

راستہ دکھایا۔ (دیوبندی ڈپٹی نذیر احمد)

اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو شریعت سے بے خبر پایا سو آپ کو شریعت کا راستہ بتلا دیا۔

(اشرف علی تھانوی)

اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔ (اعلیٰ حضرت)

إِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ فَأَتَيْنَا الْكَافِرَ كَذِبًا لَعْنَةً قَدْ فَخَّرَ اللَّهُ مَا لَكَ مِنْ دُونِهِ مُعْتَدٍ وَأَنَا خَيْرُ الْبَرِّ

ترجمہ ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تاکہ معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے

ہوئے تیرے گناہ اور پیچھے ہے۔ (عبدالقادر)

بے شک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی تاکہ اللہ آپ کی سب اگلی کچلی خطائیں

معاف کر دے۔ (عبدالماجد دریا بادی دیوبندی)

بے شک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی سب اگلی کچلی

خطائیں معاف کر دے۔ (تھانوی دیوبندی)

بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح دی تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے

انگوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔ (اعلیٰ حضرت)

قارئین کرام! خود فیصلہ کریں کہ ایسے غلط ترجمے کرنے والے لوگوں کا مسلک کیسے

صحیح ہو سکتا ہے۔ ایمان کی حفاظت کیلئے صرف اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام احمد

رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کا ترجمہ ”کنز الایمان“ پڑھیں۔

وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ۝

اور پایا تجھ کو بھٹکا پھر راہ گھمائی ۝

اسٹل کتابوں سے چند جملے

ترجمہ پاک کے غلط ترجمے

وَفَكَّرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ ۖ وَاللَّهُ خَيْرُ الْبَاكِرِينَ ۝

ترجمہ
مولوی محمود الحسن دیوبندی

اور کیا ان کا رویہ اور کیا اور اللہ کا داد سب سے بہتر ہے ۝

لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ

ترجمہ
مولوی محمود الحسن دیوبندی

ماف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے

لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ إِذَا لَيْسَ الظَّالِمِينَ ۝

ترجمہ
مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی

وہ تمہارا آپ کی سب گناہیں بخیر غمازی ماف فرمادے اور آپ پر

ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی

ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی

اس میں مستند ہی کی کیا تخصیص ہے

الاسلم عبد فہید و عمر و بلکہ میر محمدی (دبجہ)

وہ جن کو دیا گیا بلکہ جس حیوانات و بہائم

میں مستغرق ہونے سے بڑا ہے (حواستہ)

یعنی میں بھی ایک دن مرکز میں ملنے والا ہوں

اور جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا شمار نہیں

انسانہ نبوی کے لیے کوئی نہیں پیدا ہو تو پھر بھی خاقیت محمدی سے کچھ فرق نہ ملے گا

درواد علم و عقل ہے، حاصل کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم عین ازین کا فخر مال کو غلات نفس و عقل

ہاں اس میں قیاس کا سہ سے ثابت کرنا سترگی نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ شیطان و ملک الموت کو یہ دوست نہیں کہ ثابت

ہوئے، فخر مال کو دوست ہم کی کوئی نفس ملو کہ جس سے تمام نصرت کردہ کر کے ایک شرک ثابت کرنا ہے اور نہ اسکی قبولیت تہذیب

پس حسین باغی اور بیعت توڑنے والے ٹھہرے

اور اس میں شک نہیں کہ معاویہ خلیفہ برحق تھے

از قلم: ابو یزید محمد دین بٹ اہل حدیث وہابی

آخرین مرچنٹ چوک شہید گنج گنڈا بازار لاہور

رشد این رشد

ہر روزی مستند نامہ رشد و ہدایت

نور و معرفت و ہدایت کے ساتھ ساتھ

مولیٰ شہید ابوالحسن زین العابدین

نہایت ضروری گزارش

کتاب ہذا عقائد اہل سنت قرآن وحدیث کی روشنی میں

آپ کے سامنے موجود ہے۔ اس کو پڑھ کر آپ خود فیصلہ کریں کہ مسلک اہل سنت کی صداقت پر اس کتاب کا ہر سنی مسلمان کے پاس ہونا کتنا ضروری ہے۔ آج کے اس پر فتن دور میں گمراہ فرقے، مخالفین اہل سنت، مسلک اہل سنت و جماعت کے عقائد و اعمال کو شرک و بدعت قرار دیتے ہیں۔ اور دوسرے ممالک سے چندے وصول کر کے بڑی بڑی کتابیں مفت شائع کر کے لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان بد مذہبوں کا مقابلہ کیا جائے اور کتاب ہذا کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے۔ تاکہ مسلک اہل سنت کی صداقت کا پیغام گھر گھر پہنچ جائے۔ آئیں اس تبلیغی مشن میں ہمارا ساتھ دیں۔ اس صدقہ جاریہ میں حصہ لیں جسب توفیق ایک ایڈیشن پچھوا کر مفت تقسیم کریں یا کم از کم 100، 200 کتابیں منگوا کر تقسیم کریں اور مسلک حق الاحمد کی اشاعت و خدمت کا فریضہ پورا انجام دیں۔ خاص کر بیرونی ممالک کے درویش سنی حضرات خصوصاً توجہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ سے ہماری دین و دنیا آخرت بہتر اور کامیاب بنائے۔ (آمین)

برائے رابطہ: محمد حبیب الرحمن نیازی ادارہ رضائے مصطفیٰ دارالسلام گوجرانوالہ

03338159523-0554217986

HASSANNIAZI2000@YAHOO.COM

قابل مطالعہ یا وگاری کتب

رحمت خداوندی

درود مقدس درود تاج درود کلمہ درود ابراہیمی درود خضریٰ درود ہزارہ
درود ناریہ درود تحفینا درود مائی درود غوثیہ درود شفاء دعا کج العرش
دعاے جمیلہ دعاے حاجات اور پیارے نبی ﷺ کی بیماری دعاؤں پچیس بہترین کتاب

فضائل رمضان ^{الہدایہ} قرآن و حدیث کی روشنی میں

رضوان اللہ علیہ کی فضیلت پر قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ، سحری و انظار کی فضیلت روزہ کے نہایت ضروری مسائل کا بیان، عورتوں کے خصوصی مسائل، الکحاف کی فضیلت الکحاف کو نئے والی چیز کا بیان، الکحاف قضا کرنے کا طریقہ، آیات اللہ کے نوافل، مسئلہ التبیح، کتب صحیحہ اور افسوسناک احوال کے بعد روایت کی فضیلت، فیصلہ جنتی کا۔

فیضانِ امریکی

آج و عمرو کی فطیلت 'عمرو' ہمارے گھر کا طرہ انصاف کے تحت اس کے احوال کے مسائل اور اس کی دعا میں 'اسعی' کے مسائل آج بیت اللہ قربانی آج بدلی ہمارا و رسالت میں حاضری کی فطیلت احرام کے ضروری مسائل مسائل گھلا عمرتوں کے مسائل آغاز سفر سے واپسی تک قدم قدم پر رہنمائی و تفصیل مسائل کا جامع مجموعہ ان میں دیان اس طرح عمرو میں آپ کی رہنمائی کیلئے ہرگز نہ بچا

مقام والدین
قرآن و حدیث کی روشنی

اولاد کی
بہترین
ترجیت
کے لئے
نایاب
کتاب

منزلتوں کی

www.4mat.org

تسکین دل و جان بعت خیر الانام

رضوی مجموعہ
جلد ۱۰۰

پیشانیوں پر لکھی ہوئی عبارتیں

محمد سیّد الدین

مجلد ۱

۱۳۸۵

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

فردی سماں کے لئے لکھی گئی ہے۔ اس کتاب کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو ان کے حقوق و فرائض کے بارے میں آگاہ کرے اور ان کو ان کے حقوق و فرائض کے مطابق زندگی گزارنے کی تلقین کرے۔

تحفة
الفنساء

ادارہ رضائے مصطفیٰ
چوک دارالسلام گوجرانوالہ

کتاب

شُرک و بدعت
کی حقیقت

خطبات
امام محمد
باستان

فورکرفلیکس بینرز بہترین رولینٹ میٹ پرنٹ میں دستیاب ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



تاج والہ کیجے کریم امام نور کا
مرحوم کا ہے جس کی ہول ہال نور کا



کتابہ عربی کا ادارہ فی سکر



055/4217986 0333-8159523
ادارہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام
مکہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْنَا يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ

یا الہی زینت صدق و صفا سے کر مجھے آراستہ
مرشدی صادق محمد با صفا کے واسطے

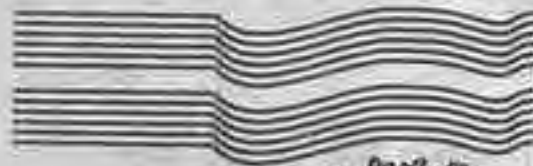
انتساب میں اپنی اس تالیف کو اپنے مرشد کامل شیخ طریقت



کے نام نامی اسم گرامی سے منسوب کرتا ہوں۔

آپ کی بے پناہ شفقت و محبت اور خصوصی فیض محبت نے مجھ جیسے بے علم کو
دین متین و مسلک حق کی اشاعت کا شعور عطا فرمایا۔

فجزاه اللہ تعالیٰ خیر الجزاء فی الدین والدنیا والآخرۃ



محمد حسیب الرحمان

صادق با صفا حاشیہ مصطفیٰ
ان کی نورانی صورت پہ لاکھوں سلام
جن کی ہر ہر ادا ملت مصطفیٰ
ایسے بھر طریقت پہ لاکھوں سلام

ایمان افروز بیانات کی آڈیو کیشیٹیں اور سی ڈیز دستیاب ہیں

مطالعات قرآن پاک (نہم)، جامعہ اسلامیہ کراچی، قاری عبدالباسط مصری

۱۳. ایالات متحده کی وی

• ایمانیت مشرقی ڈی مولانا سید شہبیر حسین شاہ صاحب

چشم بیلااد، مختلف علماء کرام کی آواز پر مشتمل کے ۲ گھنٹے کی سی ڈی

۲۱۔ بات مشعل سی وی، حافظ محمد شتاق احمد سلطانی صاحب

۱۱۳۳ لغتوں پر مشتمل سی ڈی سیر محمد فصیح الدین شاہ صاحب

آڈیو
ڈیز

مطابقت قرآن پاک (عمل) ہندو کے لالوں قاری محمد بشیر احمد چشتی لکھی۔

۱۳- ایوانات مشتمل بر ۵۵۱ مجاور ملت مولانا محمد اکرم رضوی شہید

۱۰ بیانات پیشتر سی وی مولانا سید فدا حسین شاہ صاحب

تلاوت، نعت اور مختلف بیانات پر سہول سی ڈی

۲۰ بیانات مشتمل بر ۱۵۱ مولانا مفتی اشرف اعجاز جلالی صاحب

۱۰۰ بہترین نعتوں کا مجموعہ علامہ محمد مشتاق قادری عماد الدین قادری

[illegible]